مع ضمیمہ درس قرآن مجید | چہ گویم باتو کرائی چہاد رقادیان بینی | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی | پیشگی

جلد ۸

مورخہ ۱۴ و ۲۱ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸ و ۱۵ اپریل ۱۹۰۹ء مطابق ۔ چیت ۱۹۶۶

نمبر ۲۴ و ۲۵

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

رپورٹ دورۂ اڈیٹر

نمبر ۵

بیعت کا عجیب سبب برادر محمد یعقوب صاحب بیان کرتے ہیں کہ وہ بھی اس سلسلہ کی جھوٹی خبر کو یقین کرتے تھے اور سلسلہ کے سخت مخالف تھے جب اتفاق سے ان کا بھائی بیمار ہو کر علاج کیواسطے قادیان گیا تو وہ بھی اپنی والدہ مکرمہ کے اصرار سے بھائی کی خبر گیری کیواسطے قادیان چلے گئے قادیان میں جب نماز کیواسطے غیر احمدیوں کے جمعہ کو تلاش کرتے ہوئے نکلے تو کسی مغالطہ کے سبب بڑی مسجد کو غیر احمدیوں کی مسجد سمجھکر اس میں جا داخل ہوئے وہاں اُسوقت حضرت مولوی نورالدین صاحب وعظ فرما رہے تھے اور حضرت مسیح موعودؑ بھی رونق افروز تھے اب انکے خیال میں یہ مسجد غیر احمدیوں کی تھی اسواسطے واعظ اور سامعین سب غیر احمدی ہیں حضرت ... موصوف کا وعظ سُن کر بہت خوش ہوئے۔ کہ اسجگہ ایک ایسا لائق اور با اثر واعظ ہے پھر جب حضرت مرزا صاحب کے نورانی چہرے پر نظر پڑی تو کہنے لگے کہ مرزا کی تو لوگ خواہ مخواہ بیعت کرتے ہیں اس میں کیا رکھا ہوگا بیعت کرنیکے لائق تو یہ نورانی شخص نظر آتا ہے میں تو اگر بیعت کرونگا تو اس شخص کی کرونگا استنے میں ان کے بھائی صاحب جو احمدی ہیں وہ بھی آگئے ان کو دیکھکر تعجب تو ہوا کہ یہ غیر احمدیوں کی مسجد میں کیوں آ گئے مگر بے اختیار ان سے بھی ذکر کیا کہ دیکھو بیعت کے لائق یہ شخص ہے بھائی نے سمجھا۔ کہ انکو غلطی لگی ہے مگر جان بوجھکر وہ خاموش ہو رہے کہ اچھا میاں تم اسی کی بیعت کر لو قادیان میں تو اس بہانہ سے آتے رہو گے تو باہم ملاقات بھی ہو جایا کرے گی الغرض اس طرح برادر محمد یعقوب صاحب نے حضرت کو پہچانا جب انکو معلوم ہوا کہ یہی مرزا صاحب ہیں تب تو ملاؤں کی دروغگوئی اور افترا پردازی پر بہت تعجب آیا خدا تعالیٰ کی شان ہے وہ جس طرح چاہتا ہے کسی کو ہدایت دیتا ہے۔

ایک خلیق شخص ملتے جب کہ ہم بھڈیار کو چلے تو راستہ میں بھیلو وال میں سواری کے انتظار کے واسطے چند منٹ ٹھہرنا پڑا یہاں شیخ علی محمد صاحب مدرس اوّل سے ملاقات ہوئی جو قریباً ۲۰ سال سے اسجگہ رہتے ہیں اردگرد کے گاؤں کے سب لوگ ان کے حسن اخلاق اور محنتی ہونے اور اپنے فرائض کو عمدگی سے ادا کرنیکے مداح ہیں شیخ صاحب راقم کے ساتھ بہت اخلاق و محبت سے پیش آئے باوجود ناواقفی کے مسافر کی مہمان نوازی کا حق بھی بڑے اصرار سے ادا کیا اور پھر قادیان میں ملاقات کا وعدہ کیا کیونکہ آپکا اصل وطن بٹالہ کے قریب ہی ہے۔

دیانت داری کا نمونہ اسی علاقہ میں ایک صاحب اللہ بخش نام چھوٹا تھانیدار اپنی دیانت اور امانت کے سبب بہت ہی مشہور ہو رہے ہیں اگرچہ مجھے ان سے ملاقات کا موقع نہیں ہوا مگر اسقدر مخلوق الٰہی کو انکی تعریف کرتے ہوئے اور ان کے حق میں دعائے خیر کرتے ہوئے میں نے سنا ہے کہ ان کا ذکر کرنا بھی میں ضروری سمجھتا ہوں سنا گیا ہے کہ وہ جس گاؤں میں جاتے ہیں اپنا آٹا اور دال خرید کرتے اور دیتے ہیں کو اکر کھاتے ہیں لسی تک کسی کے گھر سے نہیں پیتے اللہ تعالیٰ انہیں اس نیک بختی کیواسطے جزائے خیر دیوے۔

بھڈیار سے براہ بھیلووال میں بھڈیار پہنچا۔ جہاں ایک چھوٹا سا گاؤں ہے یہاں دو وقت وعظ کیا گیا۔ ایک دن کو اور ایک رات کو اور چند مرد اور عورتیں جو پہلے سلسلہ بیعت میں داخل نہ تھے بذریعہ خط داخل بیعت ہوئے مولوی کرم دین صاحب مرحوم اسجگہ کے رہنے والے تھے جو ایک نہایت پُر جوش احمدی تھے اور یہاں کی جماعت اکثر انہیں کی کوششوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بر ومند ہونیکا نتیجہ ہے یہاں ایک باقاعدہ انجمن بنائی گئی جن کے سیکرٹری میاں محمد دین صاحب مقرر ہوئے تمام نقشے وغیرہ بنا کر دیئے گئے اور فہرست جماعت کمل کی گئی یہاں کے قریب کے ایک گاؤں میں میاں محمد اسمٰعیل صاحب پٹواری نہر سے ملاقات ہوئی جو ایک مخلص نوجوان احمدی ہیں۔

بھڈیار سے براہ اسٹیشن گورو سر ستلانی میں امرتسر آیا جہاں سے چوہدری اللہ داد خان صاحب واپس اپنے گاؤں محلانوالہ کو چلے گئے چوہدری صاحب محلانوالہ سے چل کر بگہ کلاں خسرو وال۔ بھڈیار میرے ساتھ ہوتے ہوئے امرتسر میں بھی ایک شب میری خاطر ٹھہرے اس سفر میں انکی رفاقت سے مجھے بہت مدد ملی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اگر انکا نمونہ دوسرے علاقوں میں بھی لیجائے تو سفر کی تکلیف بہت دفع ہو جائے۔

(باقی آئندہ)

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ چھپکر شائع ہوا)

خطبۂ جمعہ

۵ - مارچ ۱۹۰۹ء جمعہ کو حضرت امیر المؤمنین نے ومن یرغب عن ملۃ ابراھیم الا من سفہ نفسہ پر پڑھا۔

رشک (غبطہ) تمام انسانی ترقیات کی جڑ ہے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اگر رشک کرنا ہے تو ابراہیم سے کرو۔ دیکھو اس نے اپنے اخلاص و وفا کے ذریعے کیسے کیسے اعلیٰ مدارج پائے۔

ابراہیم کی ملت سے کون بے رغبت ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جسکی دینی و دنیوی عقل کم ہو اسکی ملت کیا تہی۔ بس حنیف ہونا۔ حنیف کہتے ہیں۔ ہر امر میں وسطی راہ اختیار کرنیوالے کو عربی زبان میں جس کی ٹانگیں ٹیڑہی ہوں اسے احنف کہتے ہیں اس واسطے حنیف کے معنے میں بعض لوگوں کو دہوکہ ہوا ہے۔ حالانکہ ایسے شخص کو احنف بطور دعا و فال نیک کہتے ہیں۔ ہمارے ملک میں ہر چہ گیرد علتی علت شود کے مرض سیہ کے معنے بھی الٹے ہی لیتے ہیں۔ جب آدمی کو سیدہا کہا جاوے گویا اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ تم بیوقوف ہو۔

ابراہیم کی راہ یہ ہے کہ افراط تفریط سے بچے رہنا۔ کسی کی طرف بالکل ہی نہ جہکنا بلکہ دین و دنیا دونوں کو اپنے اپنے درجے کے مطابق رکہنا۔ چنانچہ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ایک ہی دعا ہے۔ رابعہ بصری ایک عورت گذری ہے ایک دن کسی شخص نے ان کے سامنے دنیا کی بہت سی مذمت کی آپ نے توجہ نہ فرمائی لیکن جب دوسرے دن۔ پھر تیسرے دن بھی یونہی کہا تو آپ نے فرمایا۔ اس کو ہماری مجلس سے نکال دو۔ کیونکہ یہ مجھے کوئی بڑا دنیا پرست معلوم ہوتا ہے جبھی تو اس کا بار بار ذکر کرتا ہے پس ایک وسطی راہ اختیار کرنا جسمیں افراط و تفریط نہ ہو۔ ابراہیمی راستہ ہے۔ مومن کو یہی راہ اختیار کرنی چاہیئے اور میں خدا کی قسم کہا کر شہادت دیتا ہوں کہ ابراہیم کی چال اختیار کرنے سے نہ تو غریب الوطنی ستاتی ہے نہ کوئی اور حاجت نہ انسان دنیا میں ذلیل ہوتا ہے نہ آخرۃ میں چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے۔ ولقد اصطفینہ فی الدنیا وانہ فی الآخرۃ لمن الصالحین۔ وہ دنیا میں بھی برگزیدہ لوگوں سے تہا اور آخرت میں بھی۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ دنیا میں خواہ کیسی ذلت ہو۔ آخرت میں عزت ہو۔ اور بعض آخرۃ میں کسی عزت کے طالب نہیں یا تہوڑی چیز پر اپنا خوش ہو جانا بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ میں نے ایک کتاب میں پڑہا کہ کوئی بزرگ لکہتے ہیں کہ ہمیں تو بہشت میں پہونس کا مکان کافی ہے اور دنیا کے متعلق لکہا ہے کہ یہاں کفار کو ٹہیوں میں رہتے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے پکے مکانوں میں رہنا اسلامیوں کی ہتک ہے۔ اب میں پوچہتا ہوں کہ جب اس دنیا میں وہ اپنی ہتک پسند نہیں کرتا۔ تو اس عالم میں اپنا ذلیل حالت میں رہنا اسے کس طرح پسند ہے یہ خیال ابراہیمی چال کے خلاف ہے ابراہیم نے جن باتوں سے یہ انعام پایا کہ دنیا و آخرۃ میں برگزیدہ اور اعلےٰ درجہ کا معزز انسان ہوا وہ بہت لمبی ہیں مگر اللہ تعالےٰ نے ایک ہی لفظ میں سب کو بیان فرما دیا۔ کہ اذ قال لہ ربہ اسلم۔ قال اسلمت لرب العالمین

پھر انسان کو اپنی بہتری کے ساتھ اپنی اولاد کا بھی فکر ہوتا ہے مسلمانوں میں کئی قسم کے لوگ گذرے ہیں بعض کو اپنی اولاد کا اتنا فکر ہوتا ہے کہ دن رات ان کے فکر میں مرتے ہیں اور بعض ایسے کہ اولاد کے متعلق اللہ تعالیٰ پر بہروسہ رکہتے ہیں۔

قاری کے متعلق یہ قصہ مشہور ہے کہ آپ پڑہا رہے تھے۔ گھر سے غلام نے آکر کہا کہ آپ کا بیٹا مر گیا۔ آپ نے فرمایا اناللہ وانا الیہ راجعون اچھا فلاں کو کہدو۔ کہ قبر نکلوا کر اسے دفن کرا دے اس کے بعد آپ پڑہانے میں مشغول ہو گئے خیر ابراہیم نے اپنی اولاد کی بہتری چاہی تو اس کے لئے ایک وصیت کی۔ یا بنی ان اللہ اصطفیٰ لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون۔ اے میرے بچو! اللہ نے تمہارے لئے ایک دین پسند فرمایا پس تم فرمانبرداری کی حالت میں مرو کئی لوگ ایسے ہیں جو گناہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ پھر توبہ کر لیں گے مگر یہ غلطی ہے کیونکہ عمر کا کچھ بہروسہ نہیں۔

خطبۂ ثانی۔ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا میں تمہیں ایک عام شر کی طرف توجہ دلاتا ہوں وہ بدظنی ہے جن لوگوں نے اس مرض کے علاج بتلائے ہیں انہیں ایک امام حسن بصری بھی ہیں۔ آپ حضرت عمر کی خلافت میں پیدا ہوئے تھے آپکے اجداد عیسائی تہے۔ یہ لکہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں دجلہ کے کنارے پر گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نوجوان بیٹھا ہے اور اس کے ساتھ ایک عورت ہے بڑی حسین اُن کے درمیان شراب کا مشکیزہ پڑا ہے وہ اسے پی رہی ہیں اور بعض وقت عورت اس نوجوان کو چوم بھی لیتی ہے میں نے اس وقت کہا کہ یہ لوگ کیسے بدکار ہیں باہر سر پر ان بد ذاتی کر رہے ہیں اتنے میں ایک جلدی سے ہو گیا۔ ایک کشتی آرہی تہی وہ ڈوب گئی عورت نے اشارہ کیا تو وہ نوجوان کود اور چہ آدمیوں کو باہر نکال لایا پھر آواز دی کہ او حسن! ادہر آ۔ تو بھی ایک کو تو نکال۔ نادان یہ تو میری ماں ہے اور مشکیزہ میں دریا کا مصفی پانی ہے ہم بھی تیری آزمائش کو یہاں بیٹھے تہے۔ کہ دیکہیں تم میں سوء ظنی کا مرض گیا ہے یا نہیں۔ امام حسن بصری فرماتے ہیں۔ اُس دن سے میں ایسا شرمندہ ہوا کہ کبھی سوء ظن نہیں کیا۔ سو تم بھی اس سے بچو۔

خواہ مخواہ کی اینچا تانی

شہنشاہ اکبر نے شاہی راسگو سے پوچہا کہ بعض وقت حقیقی بھائی آپس میں کیوں کر لڑ پڑتے ہیں۔ شاہی نے کہا تم نصیبے سے بادشاہ تو بن گئے مگر بالکل احمق آدمی ہو۔ اکبر نے غصہ ہو کر کہا نالائق کا بچہ ہم کو احمق بناتا ہے اوس نے کہا کہ نالائق تو در تیرا باپ۔ بادشاہ نے سنتے ہی فوراً تلوار کھینچ لی۔ اور شاہی کو مارنے پر ہاتھ اٹھایا وہ ہاتھ باندہکر عرض کرنے لگا کہ حضور یہ تو لاہی نسخہ ہے جس سے چنگے بھلے بیٹھے ہوئے عزیز دوست آپس میں لڑنے لگتے ہیں۔

ایک نیا شہر سے بہت دور کسی تالاب پر نہا کر کپڑے پہن رہا تہا جب اوس نے ہاتھ میں پگڑی کو اٹھایا تو اس کو چاروں طرف سے محبت کا ہاتھ پہیر پہیر کر کہنے لگا کہ تمام دنیا میں کوئی ایسا طاقتور انسان نہیں ہے جو مجھ کو مٹی میں گرا سکے۔ ایک جاٹ قریب اپنے کھیت میں سن رہا تہا اوس نے دل میں عہد کر لیا کہ آج اس کی پگڑی کو ضرور مٹی میں بکھیرنا چاہیئے اتنے میں نیا سر پر پگڑی باندہکر گھر روانہ ہوا۔ دوسری طرف سے اس کے آگے آکر جاٹ نے کہا کیوں رے گدہے کے بچے اس راستہ کیوں جاتا ہے۔ بنئے نے وہ راستہ چھوڑ دیا اور چپ چاپ دوسرے راستہ کو چلدیا۔ تہوڑی دور پر آگے ہو کر جاٹ نے ڈانٹ کر کہا کیوں رے بدمعاش کے بچے اس طرف کو کیوں جاتا ہے اس بیچارے نے وہ بھی سمت چہوڑ دی اور تیسری طرف کو چلنے لگا اس جانب بھی چند قدم جانے پر پھر جاٹ کا خواہ مخواہ ننگی بٹا آگے کو کہڑا ہوا اور ایک دم پانچ دس لگا دیں

الخطبہ ہمارے ایک دوست شیخ الاسلام دوشت سی ساکن ریاست پٹیالہ کی صاحبزادی کے واسطے ضرورت نکاح ہے۔ لڑکی علم دینیات اسلامی سے واقف ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔ ہر خط کے ساتھ ہم پیٹ کٹ واسطے خط و کتابت ہوں ورنہ توجہ نہ ہوگی۔

جنازۂ غائب میاں محمد عثمان امین انجمن احمدیہ پارسی پور کشمیر کا اور چودہری فضل ساکن کوٹ تارڑاں حافظ آباد کا اور عبد اللہ خان ڈیکسی نیٹر شملہ کے والد صاحب کا پڑھا جاوے۔ عبد العزیز اگوانڈ لڈہائی کی بیوی اور حکیم رحمت اللہ پٹیالہ کی بیوی کا بھی

خطبہ جمعہ

۵ - مارچ ۱۹۰۹ء کو حضرت امیر المومنین نے ومن یرغب عن ملۃ ابراھیم الا من سفہ نفسہ پر پڑھا۔

رشک (غبطہ) تمام انسانی ترقیات کی جڑ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر رشک کرنا ہے تو ابراہیم سے کرو۔ دیکھو اس نے اپنے اخلاص و وفا کے ذریعے کیسے کیسے اعلیٰ مدارج پائے۔

ابراہیم کی ملت سے کون بے رغبت ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جسکی دینی دنیوی عقل کم ہو اسکی ملت کیا تھی۔ بس حنیف ہونا۔ حنیف کہتے ہیں۔ ہر امر میں وسطی راہ اختیار کرنیوالے کو عربی زبان میں جس کی ٹانگیں ٹیڑھی ہوں اسے احنف کہتے ہیں اس واسطے حنیف کے معنے میں بعض لوگوں کو دھوکہ ہوا ہے۔ حالانکہ ایسے شخص کو احنف بطور دعا و فال نیک کہتے ہیں۔ ہمارے ملک میں ہر چہ گیرد علتی علت شود کے مریض سید ہے کے معنے بھی الٹے ہی لیتے ہیں۔ جس آدمی کو سیدھا کہا جاوے۔ گویا اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ تم بڑے بیوقوف ہو۔

ابراہیم کی راہ یہ ہے کہ افراط تفریط سے بچے رہنا۔ کسی کی طرف بالکل ہی نہ جھکنا بلکہ دین و دنیا دونوں کو اپنے اپنے درجے کے مطابق رکھنا۔ چنانچہ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ایک ہی دعا ہے رابعہ بصری ایک عورت گذری ہے ایک دن کسی شخص نے ان کے سامنے دنیا کی بہت سی مذمت کی آپ نے توجہ نہ فرمائی لیکن جب دوسرے دن۔ پھر تیسرے دن بھی یونہی کہا تو آپ نے فرمایا۔ اس کو ہماری مجلس سے نکال دو۔ کیونکہ یہ مجھے کوئی بڑا دنیا پرست معلوم ہوتا ہے جبھی تو اس کا بار بار ذکر کرتا ہے پس ایک وسطی راہ اختیار کرنا جسمیں افراط و تفریط نہ ہو۔ ابراہیمی ملت ہے۔ مومن کو یہی راہ اختیار کرنی چاہیئے اور میں خدا کی قسم کھا کر شہادت دیتا ہوں کہ ابراہیم کی چال اختیار کرنے سے نہ تو غریب الوطنی ستاتی ہے نہ کوئی اور حاجت نہ انسان دنیا میں ذلیل ہوتا ہے نہ آخرۃ میں چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولقد اصطفینٰہ فی الدنیا وانہ فی الآخرۃ لمن الصالحین۔ وہ دنیا میں بھی برگزیدہ لوگوں سے تھا اور آخرت میں بھی بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ دنیا میں خواہ کیسی ذلت ہو۔ آخرت میں عزت ہو۔ اور بعض آخرۃ میں کسی عزت کے طالب نہیں یا تھوڑی سی چیز پر اپنا خوش ہو جانا بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ کوئی بزرگ لکھتے ہیں کہ ہمیں تو بہشت میں پہوس کا مکان کافی ہے اور دنیا کے متعلق لکھا ہے کہ یہاں کفار کوٹھیوں میں رہتے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے کچے مکانوں میں رہنا اسلامیوں کی ہتک ہے۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ جب اس دنیا میں وہ اپنی ہتک پسند نہیں کرتا۔ تو اس عالم میں اپنا ذلیل حالت میں رہنا اسے کس طرح پسند ہے یہ خیال ابراہیمی چال کے خلاف ہے ابراہیم نے جن باتوں سے یہ انعام پایا کہ دنیا و آخرۃ میں برگزیدہ اور اعلےٰ درجہ کا معزز انسان ہوا وہ بہت لمبی ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ایک ہی لفظ میں سب کو بیان فرما دیا۔ کہ اذ قال لہ ربہ اسلم۔ قال اسلمت لرب العالمین

پھر انسان کو اپنی بہتری کے ساتھ اپنی اولاد کا بھی فکر ہوتا ہے مسلمانوں میں کئی قسم کے لوگ گذرے ہیں بعض کو اپنی اولاد کا اتنا فکر ہوتا ہے کہ دن رات ان کے فکر میں مرتے ہیں اور بعض ایسے کہ اولاد کے متعلق اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

قاری کے متعلق یہ قصہ مشہور ہے کہ آپ پڑھا رہے تھے۔ گھر سے غلام نے آکر کہا کہ آپ کا بیٹا مر گیا۔ آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون اچھا فلاں کو کہدو۔ کہ قبر نکلوا کر اسے دفن کرا دے اس کے بعد آپ پڑھانے میں مشغول ہو گئے خیر ابراہیم نے اپنی اولاد کی بہتری چاہی تو اس کے لئے ایک وصیت کی۔ یا بنی ان اللہ اصطفیٰ لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون۔ اے میرے بچو! اللہ نے تمہارے لئے ایک دین پسند فرمایا پس تم فرمانبرداری کی حالت میں مرو کئی لوگ ایسے ہیں جو گناہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ پھر توبہ کر لیں گے مگر یہ غلطی ہے کیونکہ عمر کا کچھ بھروسہ نہیں۔

خطبہ ثانی۔ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا میں تمہیں ایک عام شر کی طرف توجہ دلاتا ہوں وہ بدظنی ہے جن لوگوں نے اس مرض کے علاج بتلائے ہیں انمیں ایک امام حسن بصری بھی ہیں۔ آپ حضرت عمر کی خلافت میں پیدا ہوئے تھے آپکے اجداد عیسائی تھے۔ یہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ میں دجلہ کے کنارے پر گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نوجوان بیٹھا ہے اور اس کے ساتھ ایک عورت ہے بڑی حسین ان کے درمیان شراب کا مشکیزہ پڑا ہے وہ اسے پی رہے ہیں اور بعض وقت عورت اس نوجوان کو چوم بھی لیتی ہے میں نے اس وقت کہا کہ یہ لوگ کیسے بدکار ہیں باہر سر میدان بد ذاتی کر رہے ہیں اتنے میں ایک حادثہ ہو گیا۔ ایک کشتی آرہی تھی وہ ڈوب گئی جوان نے اشارہ کیا تو وہ نوجوان کودا اور چھ آدمیوں کو باہر نکال لیا پھر آواز دی کہ او حسن! ادھر آ۔ تو بھی ایک کو تو نکال۔ نادان یہ تو میری ماں ہے اور مشکیزہ میں دریا کا مصفی پانی ہے یہ تیری آزمائش کو یہاں بیٹھے تھے۔ کہ دیکھیں تم میں سوء ظنی کا مرض گیا ہے یا نہیں۔ امام حسن بصری فرماتے ہیں۔ اس دن سے میں ایسا شرمندہ ہوا کہ کبھی سوء ظن نہیں کیا۔ سو تم بھی اس سے بچو۔

خواہ مخواہ کی اینچا تانی

شہنشاہ اکبر نے شاہی درباری سے پوچھا کہ بعض وقت حقیقی بھائی آپس میں کیوں کر لڑ پڑتے ہیں۔ شاہی نے کہ تم نصیب سے بادشاہ تو بن گئے مگر بالکل احمق آدمی ہو۔ اکبر نے غصہ ہو کر کہا نالائق کو بچہ ہم کو احمق بناتا ہے اوس نے کہا کہ نالائق تو اور تیرا باپ بادشاہ نے سنتے ہی فوراً تلوار کھینچ لی۔ اور شاہی کو مارنے پر ہاتھ اٹھایا وہ ہاتھ باندھ کر عرض کرنے لگا کہ حضور ایسا ہی نسخہ ہے جس سے چنگے بھلے بیٹھے ہوئے عزیز دوست آپس میں لڑنے لگتے ہیں۔

ایک بنیا شہر سے بہت دور کسی تالاب پر نہا کر بڑے ابر میں رہا مہاجن اوس نے ہاتھ میں پگڑی کو اٹھایا تو اس کو چاروں طرف سے محبت کا ہاتھ پھیر پھیر کر کہنے لگا کہ تمام دنیا میں کوئی ایسا طاقتور انسان نہیں ہے جو مجھ کو مٹی میں گرا سکے۔ ایک جاٹ قریب اپنے کھیت میں بس رہا تھا اوس نے دل میں عہد کر لیا کہ آج اس کی پگڑی کو ضرور مٹی میں بکھیرنا چاہیئے اتنے میں بنیا سر پر پگڑی باندھ کر گھر روانہ ہوا۔ دوسری طرف سے اس کے آگے آکر جاٹ نے کہا کیوں رے گدھے کے بچے اس راستہ کیوں جاتا ہے بنئے نے وہ راستہ چھوڑ دیا اور چپ چاپ دوسرا راستہ کو چلا بار تھوڑی دور پر آگے ہو کر جاٹ نے ڈانٹ کر کہا کیوں رے بد معاش کے بچے اس طرف کو کیوں جاتا ہے اس بیچارہ نے وہ بھی سمت چھوڑ دی اور تیسری طرف کو چلنے لگا اس جانب بھی چند قدم جانے پر پھر جاٹ کا خواہ مخواہ ننگی بیٹا آگے کو کھڑا ہوا اور ایک دم پانچ دس گالیاں

الخطبہ ہمارے ایک دوست شیخ نو مسلم ودڈپٹی ساکن ریاست پٹیالہ کی صاحبزادی کے واسطے ضرورت نکاح ہے۔ لڑکی علم دینیات اسلامی سے واقف ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔ ہر خط کے ساتھ ہم پیٹے ٹکٹ واسطے خط و کتابت ہوں ورنہ توجہ نہ ہوگی۔

جنازہ غائب میاں محمد عثمان امین انجمن احمدیہ پاڑی پورہ کشمیر کا اور چودھری فضل ساکن کوٹ تارڑاں حافظ آباد کا اور حبیب اللہ خان وکیل ہیڈ شملہ کے والد صاحب کا پڑھا جاوے عبد العزیز گوجرانوالہ کی بیوی اور حکیم رحمت اللہ پٹیالہ کی بیوی کا بھی

مکتوبات امیر المؤمنین

۱۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ جب ہندو ہم سے چھوت چھات کرتے ہیں تو کیوں نہ ہم بھی ان سے ایسا ہی سلوک کریں اس کے جواب میں ارشاد فرمایا۔

خود نبی کریم ؐ اور صحابہ کرام اور آج تک اسلام کا معمول ہو کہ کفار کے کھانے اور پانی سے انہوں نے تنفر نہیں کیا۔ حلت و حرمت کا فتوے آسان نہیں۔ اللہ تعالے لا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال و ھذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب (آیت) اس لئے میں تو خلاف تعامل اسلام ہرگز رائے نہیں دیتا۔ مسلمان ہمت و استقلال و اتحاد میں تجربہ سے پیچھے رہ گیا۔ پس یہ کوشش چنداں بابرکت نہیں پھر ہم نے یہ بھی دیکھنا ہے۔ کہ اسلام صلح و آشتی و محبت کا پیغام تمام جہان کے لوگوں کے واسطے لایا ہے ہم محبت سے جو قلعہ فتح کر سکتے ہیں اور جس سرزمین پر اپنا تسلط بٹھا سکتے ہیں وہ کسی اور رو سے قبضہ میں نہیں لا سکتے۔ اگر ہم کمیٹیاں بنا کر اس خلیج کو جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے اور بھی وسیع کر دیں گے تو اس کا پاٹنا مشکل ہو جاویگا پھر طرفین کے واسطے مشکلات ہونگی۔ اس وقت ہمارے پاس نہ اتنی دولت ہے نہ ہم میں اتنا اتفاق ہے نہ ہمت نہ استقلال۔ اس بات پر عزم کرلیں تو اس کا نتیجہ سوائے جگ ہنسائی کے اور کچھ نہیں کیونکہ ہماری سب زبانی کارروائی ہوگی۔ پس نظر بر حالات موجودہ آپ ہمت کریں اور مسلمانوں کی دکانیں کھلوائیں اپنے احباب و متعلقین کو ترغیب دیویں کہ وہ انہی سے سودا خرید کریں پھر انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے کمیٹیاں بنانے اور ان کے قواعد چھپوانے اور یہ اشتہار دینے سے کیا فائدہ ہے۔ خدا مسلمانوں کے حال پر رحم فرمائے۔ تجارت کی طرف مطلق توجہ نہیں۔ تجارت کی ادنیٰ قسم دوکانداری بھی استقلال سے اور شراکت سے نہیں چلا سکتے۔ بھلا اتنا بڑا کام جو آپنے ارادہ کیا ہے کس طرح سے کریں گے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس کو مصیبت پہنچے وہ اگر اللہ تعالیٰ پر پوری امید رکھ کر صبر کر کے انا للہ و انا الیہ راجعون دل سے کہے اس کو بہتر سے بہتر بدلہ ملتا ہے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم بالکل سچا اور صحیح ہے۔ میرے پانچ لڑکے اور چار لڑکیاں مر گئے اسامہ۔ عبد اللہ۔ حفیظ الرحمان۔ محمد احمد۔ عبد القیوم۔ امۃ اللہ رابعہ۔ عائشہ۔ امامہ۔ میں نے بحمد اللہ صبر سے کام لیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون دل سے کہا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت سی بہتر اولاد دی۔

(۳)۔ آپ ہمیں بہت ہی عزیز ہیں اور مجھے آپ سے للہ و فی اللہ محبت ہے۔ آنچہ بر خود می پسندی بر دیگران مپسند سچا حکم ہے۔ آپ ہرگز کسی تنخواہ کا فکر نہ کریں۔ تنخواہ پر بھروسہ ہی شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو من حیث لا یحتسب رزق دیگا یہ مجھے امید ہے اور یقین ہے۔

سوال۔ عیسیٰ علیہ السلام کا کام مردہ زندہ کرنیکا تھا تو یہ فرمایئے کہ مرزا صاحب نے کتنے مُردے اور کہاں کہاں زندہ کئے۔ دوسرے یہ کہ کرشن تھے تو ان میں صفت کرشن ہی ضرور ہوگی۔ کرشن کا کام ناچنے گانے کا تھا۔ تیسرے اگر ہاتھ باندھ کر آپ نماز پڑھتے ہیں۔ تو آپ کس حکم سے نماز پڑھتے ہیں۔

جواب۔ آپ بالکل ان پڑھ جاہل نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو آپ مرزا کی کتابیں کس طرح پڑھ سکتے۔ مرزا صاحب نے بہت مردہ زندہ کئے۔ آپ موت کے معنے نہیں جانتے۔ جو حیات انبیاء اور اولیاء سے جاہلوں کو حاصل ہوتی ہے۔ مجمع البحار لغت قرآن و حدیث اور لغات عربی میں ملاحظہ فرماویں اور خود قرآن کریم میں غور فرماویں۔ او من کان میتا فاحییناہ و جعلنا لہ نورا یمشی بہ فی الناس۔ اور تیسرے پارہ رکوع ۲ کی آیۃ کریم ربی الذی یحیی و یمیت پر بھی غور فرماویں سری کرشن کے متعلق کیا آپ کو الہام ہوا ہے کہ وہ ناچتے تھے۔ ہاں بائبل میں حضرت داؤد کی نسبت بھی ناچنا لکھا ہے تو کیا ہمارے نبی کریم ؐ جو بحکم فبھداھم اقتدہ کا ان کے تابع تھے۔ آپ کے نزدیک کیا ناچنے کے ملزم تھے۔ مہدی کے فرائض اور احکام آپ مجھے ارقام فرماویں۔ جو ثابت ہونگے ہم انکو دکھائیں گے۔ میں تو ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتا ہوں اور اس کے متعلق حدیثیں مسند احمد حنبل اور ابو داؤد میں ہیں۔ اگر آپ فرماویں گے تو انشاء اللہ نقل کر کے بھیجوں گا مجھ سے جو وعدہ مرزا جی نے فرمایا سب پورا کر کے دکھا دیا۔

المفتی

ایک شخص غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی بابت مشکوۃ باب الامامۃ کی اس حدیث کو اپنی تائید میں پیش کرتا ہے۔
الصلوۃ واجبۃ علیکم خلف کل مسلم برّا کان او فاجرا و ان عمل الکبائر

جواب۔ ملا صاحب سے کہدو کہ وہ مکحول نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کسی دنیا کی کتاب میں مکحول کی روایت ... سماع ابو ہریرہ سے جب تک ثابت نہ ہو یہ حدیث قابل استدلال نہیں سوچ کر جواب دو۔

سوال۔ شرع محمدی کی کتابوں میں ایک مسئلہ ہے۔ کہ اگر کسی نابالغ لڑکی کا نکاح اس کی ایام نابالغی میں اس کا والد یا دادا کر دے تو وہ نکاح ہمیشہ کے لئے مستحکم رہتا ہے اور اگر کسی دوسرے شخص نے نابالغہ کا نکاح کر دیا ہو۔ تو لڑکی کو بالغ ہوکر اپنے نکاح کی تنسیخ کا اختیار رہتا ہے۔ مجھ کو دریافت صرف یہ کرنا ہے کہ یہ اصول علماء نے کہاں سے لیا ہے۔

جواب۔ اس مسئلہ کی بنا کسی حدیث یا آیۃ پر ہرگز نہیں۔ صرف ایک عقلی دلیل پر ہے اور وہ عقلی نہیں بلکہ خیالی ہے کہ باپ بہر حال بھلائی چاہتا ہے اس پر بدگمانی نہیں ہو سکتی صحیح بات میری تحقیق کی یہ ہے کہ عورت کی رضامندی اور والیوں کی رضامندی اور شرعی اجازت سے نکاح ہو سکتا ہے والی بجائے والیوں کے بادشاہ وقت کر دے۔

رباعیات

پُتلی کی طرح نظر سے مستور ہی تو ✻ آنکھیں جسے ڈھونڈتی ہیں وہ نور ہی تو
نزدیک رگِ جان ہوا پر یہ بُعد ✻ اللہ اللہ کس قدر دُور ہے تو

دو دن کی حیات پر عبث غرہ ہے ✻ خورشید نہ بن۔ خاک کا تو ذرہ ہے
ہر وقت مآل زندگانی کیلئے ✻ یہ آمد و شد نفس کی اک آرہ ہے

ہشیار کہ وقت ساز و برگ آیا ہے ✻ ہنگام یخ و برف و تگرگ آیا ہے
تعلق عصا ہوئے تو پیری نے کہا ✻ چلئے اب چوبدار مرگ آیا ہے

مرمر کے مسافر نے بسایا ہے تجھے ✻ رخ سب کا پھیر کے منہ دکھایا ہے تجھے
کیونکر نہ لپٹ کے تجھ کو سوؤں اے قبر ✻ میں نے بھی تو جان کھو کے پایا ہے تجھے

خاموشی میں یاں لذت گویائی ہے ✻ آنکھیں جو ہیں بند عین بینائی ہے
نے دوست کا جھگڑا ہے نہ دشمن کا فساد ✻ مرقد بھی عجب گوشۂ تنہائی ہے

پوچھو تو کیا ہو مسلمانوں کا حال ✻ منتشر اجزا سب ان کے ہو گئے
معتصم کب ہیں یہ حبل اللہ کو ✻ دیکھو تو جھاڑو کے تنکے ہو گئے

نہ تو انگریز بنے ہم۔ نہ مسلمان رہے ✻ عمر سب مفت میں کھو کر یونہی نادان رہے
ہم تو کالج کی طرف جاتے ہیں ای مولویو ✻ کسی کو سونپیں تمہیں اللہ نگہبان رہے

ایڈیٹوریل

کامیابی کا راز سلطان بہلول لودہی اور حضرت امیر تیمور سب سے زیادہ لڑائیاں لڑے ہیں اور ان دونوں بادشاہوں نے کبھی شکست نہیں کھائی منجملہ اور باتوں کے ان میں یہ ایک خاص بات تہی کہ وہ جنگ شروع ہونے سے پہلے میدان جنگ میں گھوڑے سے اُتر کر سجدہ میں پڑ جاتے واقعی جناب الٰہی میں خشوع وخضوع عقلمندی کا تاج سر پر رکھدیتا ہے۔

بچوں کی تربیت جو لوگ چاہتے ہیں کہ ان کے بچے نیک ہوں وہ اپنی اولاد کے لئے بہت بہت دعائیں کیا کریں۔ انہیں کسی ایسی خادمہ یا خادم کے سپرد نہ کریں جن کا چال وچلن بُرا ہو یا بور ذیل قوم کی بد اخلاق صنف سے ہو۔ کیونکہ بچوں پر صحبت کا بہت جلد اور بہت بڑا اثر پڑتا ہے اکثر ملازموں کا قاعدہ ہے کہ وہ بچہ کو چومتے رہتے ہیں اور چھاتی سے لگائے رکھتے ہیں اور ان کے بہانے سے ناجائز ومضر اخلاق مجالس میں جا گھستے ہیں۔ ان سب باتوں کا اثر بچہ اپنی سادہ لوحی کے سبب جلد قبول کرتا ہے اکثر بچے صرف ایسی وجوہات سے بڑے ہو کر بدچلن ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ باتیں ان کے نزدیک بوجہ عادی ہونے کی معمولی ہوتی ہیں۔ بچوں کی تربیت ایک لمبا مضمون چاہتی ہے۔ جس پر کوئی خاتون قلم اٹھائے۔ تو شائد مناسب ہو۔ یہ کام انہی کے سپرد ہے۔

زبان عربی اور جامع ازہر اس ہفتہ کی مصر کی ڈاک میں جو اخبار پہونچے ہیں ان میں سے یہ دو مضمون ناظرین بدر کے لئے ترجمہ کئے جاتے ہیں ایک مضمون میں زبان عربی کی اہمیت پر بحث ہے اور دوسرے میں ازہر کے حالات ہیں جس سے یہ نصیحت حاصل ہو سکتی ہے کہ بعض دفعہ اصلاح طلبی موجب فتنہ وفساد بلکہ تنزل وانحطاط ہو جاتی ہے۔

قوم کا بہت سا حصہ ایک ناعاقبت اندیش جاہل خود غرض گروہ کے قبضے میں ہے اس کی مثال اس لڑکے کی طرح ہے جس نے تلوار دیکھی اور حمل کر لی پھر چاہا کہ میں بھی بہادر کہلاؤں اور اس زعم میں وہ لگا ادہر ادہر مارنے آخر۔ خود ہی اس کا زخم کھا لیا اور لگا سر پیٹنے۔

زمانۂ سابق میں مسلمانوں کے مدارس اور ان کی مساجد علم ریاضی۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔ طبیعات۔ کیمیاء۔ طب کے انوار کے منبع اور لغت ونحو۔ بیان۔ منطق۔ عروض وغیرہ کو سرچشمہ تھے اور پھر فقہ ودین کے تو مرجع تھے یہاں سے فارغ التحصیل ہو کر نکلتا وہ ایک علامۂ زمان فہامۂ دوران ہو کر نکلتا چنانچہ امام مالکؒ۔ ابو حنیفہؒ۔ شافعیؒ۔ ابن حنبل فقہاء میں سے اور ابو مسلم۔ ابو العلاء۔ ابن سینا۔ غزالی۔ ابن رشد اور ایسے اور کئی بزرگ فلاسفہ ومتصوفین وحکماء میں سے انہی مدارس ومساجد کے فیض یافتہ تھے۔ جامع ازہر کو بھی اس ترقی میں بہت کچھ دخل تہا اور مسلمانوں کی صرف یہی ایک درسگاہ رہ گئی تہی۔ جس پر عظمت قدیمہ کے لحاظ سے مسلمانوں کو ناز ہو سکتا تہا۔ کیونکہ بغداد وبصرہ ومغرب۔ قرطبہ بلنسیہ کی جوامع کے تو آثار مٹ گئے اور ان کا کوئی نشان سوا اس کے کہ کتب تاریخ میں ان کا ذکر ہے باقی نہ رہا۔ مگر افسوس کہ ازہر نے بھی قوم کے ضعف وانحطاط وتنزل سے حصہ لیا گو بوجہ ضرورت مشرق ومغرب کے مسلمانوں کا قبلۂ توجہ بنی رہی اور بے شک جامع ازہر اس بات کی مستحق تہی کہ امت اسلامیہ اس کی طرف پوری توجہ کرے اور اس کی ترقی کی تدابیر سوچے مگر افسوس کہ وہ ایک ایسے گروہ کے ہاتھوں میں پڑی جس کے سقم فہم وقصور نظر سے دن بدن متنزل ہوتی گئی اور آخر یہاں تک نوبت پہونچی کہ ہزاروں طالبعلم اس میں اپنی عمروں کا بہت سا حصہ برباد کرتے ہیں۔ مگر جب نکلتے ہیں تو ویسے ہی کورے کے کورے نہ ذہنوں میں کوئی تیزی آتی ہے نہ معلومات میں کچھ زیادتی۔ نہ خلق میں کچھ عمدگی۔

ازہر کی یہ حالت تہی ادہر امۃ مصر یہ خواب غفلت سے بیدار ہوئی اس نے کئی مدارس کھولے اور مغربی قوم کو اپنا استاد مقرر کیا لیکن انہوں نے بھی ازہر کی طرف توجہ نہیں کی ان کا خیال تہا کہ اگر ہم اس میں اصلاح کریں گے تو لا محالہ یورپی استادوں کا دخل ہوگا اور ممکن ہے کہ اس طرح دین پر خراب اثر پڑے خیر یہی حالت رہی یہاں تک کہ آخر چند علماء ان خیالات کے پیدا ہوئے جو سمجھے کہ اب اگر ہم اصلاح نہیں کریں گے تو پھر بہت بُرا نتیجہ نکلے گا (ان میں کر سب سے زیادہ پُرجوش شیخ مرحوم مفتی محمد عبدہ تھے) اس انہوں نے اس میں اصلاح کی اور زمانہ موجودہ کے علوم پڑہانے کے لئے کتب جدیدہ کو بھی نصاب میں داخل کر دیا۔ چنانچہ وہ اس میں ایک حد تک کامیاب بھی ہوئے۔ گو ان کو اس راہ میں بہت کچھ ہدف تیر ملامت بننا پڑا۔ خیر پھر ازہر کی ترقی وعروج کا زمانہ شروع ہوا مگر یہ حرکت بہت ہی بطی تہی۔ آخر جناب عالی خدیو کی توجہ عالیہ اس طرف منعطف ہوئی اور انہوں نے چاہا کہ ہم اسے ایک بڑی عظیم الشان یونیورسٹی دیکھیں اور اس سے ایسے علماء نکلیں۔ جو مسلمانوں کے دین ودنیا کو سنوارنے والے ہوں آپ نے اس کی بنیاد رکھدی لیکن طلبۃ العلم جو اصلاح کی لذت سے آشنا تہے انہوں نے جلد بازی کی اور چاہا جو امر کئی سالوں میں ہونا چاہیئے چند دنوں میں ہو وہ سنتہ اللہ کو بھول گئے کہ دیرپا کام بتدریج ہوا کرتے ہیں فوری جوش ہمیشہ عارضی ہوتا ہے۔ خدا نے بھی باوجود ہمہ قدرت ہونے کے جہان کو ایک دن میں نہیں بنایا۔ تو پھر ازہر کے نقص ایک دن میں کیونکر نکل سکتے تہے۔ لیکن انہوں نے صبر سے کام نہ لیا اور علی طور پر اپنا شکوہ بیان کرنے لگے جناب امیر نے ان شکائتوں کو سنا اور ایک کمیٹی خیار امت کی مقرر کی جو ان کی شکائتوں کو غور سے جو ملنے کی ہوں وہ مان لے اور جو چھوڑنے کی ہوں چھوڑ دے۔

اب یہ صاف ظاہر ہے کہ جناب امیر نے جو کچھ کیا خوب کیا کیونکہ یہ طریق دانشمندی نہ تہا کہ جو کچھ وہ پیش کرتے ہیں۔ بلا سوچے سمجھے اور بغیر غور وفکر کے جھٹ پٹ مان لیا جاوے۔ کیونکہ طالبان اصلاح نوجوان تھے اور نوجوانوں سے تو درکنار بڑے بڑے بزرگوں سے غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ لیکن افسوس کہ وہ اپنی حد پر قائم نہ رہے اور نہ سمجھے کہ حکومت کی راہ میں کس قدر مشکلات ہیں۔ آخر وہ بھی کسی قانون کی پابند ہے اس کا فرض ہے۔ کہ وہ نفع ونقصان کو سوچے اور جن باتوں کو کچھ دیر تک ملتوی کرنا ضروری ہے۔ ملتوی کر دے۔

یہ ازہر کی بدقسمتی کہنی چاہیئے بلکہ مصریوں کی۔ کہ یہ معاملہ دور تک پہونچا اور اس نے پولیٹکل رنگ اختیار کیا۔ جو بات پہلے معمولی تہی اس میں خود غرضیوں اور فتنہ انگیزیوں کی بو خاصی ملی تو وہ بڑی خوفناک ہو گئی۔ شر انگیزوں نے طلبۃ العلم کو بہت کچھ اکسایا اور جوش دلایا۔ اور انہیں اپنے پیشواؤں کی بے ادبی کرنے پر آمادہ کر دیا۔ چنانچہ وہ نوجوانی کی ترنگ میں سرکش ہو گئے۔ نصیحت کرنے والوں نے نصیحت کی۔ کہ عزیزو! صبر سے کام لو۔ کمیٹی مقرر ہو چکی ہے۔ تم انتظار کرو وہ کیا رپورٹ کرتی ہے لیکن انہیں بھی پٹی پڑھانے والوں نے کچھ ایسی پٹی پڑھائی۔ کہ انہوں نے ایک نہ مانی وہ بجائے اس کے کہ بات کو مانتے قسم کھا بیٹھے کہ ہم پڑہینگے ہی نہیں جب تک ہماری بات نہ مانی جاوے گی۔

اس پر خلیل حمادہ پاشا فتنہ کے فرو کرنے کے لئے مامور ہوئے کہ ان وسائل سے کام لیں جو ایسے مواقع پر عقل وشرع کے نزدیک جائز ہو سکتے ہیں اس پر ایک شور مچا دیا

گیا کہ ہم مارے گئے قتل کئے گئے۔ یہ ہو گیا وہ ہو گیا یہان تک کہ بعض شورہ انگیزون نے حضرت سلطان اور پارلیمنٹ وغیرہ تک تار دین لیکن جب تحقیق ہوئی تو معلوم ہوا کہ آخر مین جو کچھ ہوا وہ معتاد سے بڑھ کر نہیں تہا اب کیا ان ترکون کی حرکت موجب شرم نہین کہ انہون نے اپنے جوش مین آکر اپنی قومی عزت پر دھبہ لگایا۔ اور غیر قومون کو خواہ ہنسی کا موقعہ دیا اور اپنا نقصان کر لیا۔ کیا یہ بہتر نہ تہا کہ وہ امیر کے وعدہ پر اطمینان کرتے اور دیکھتے کہ کیا اصلاحین ہوتی ہین لیکن انہون نے اعتماد نہ کیا تو نقصان اٹھایا اور اپنے تئین ان مہربانیون سے محروم کر لیا جو ان پر مبذول ہونے والی تہین اب کیا ہماری قوم گذشتہ را صلوٰۃ و آئندہ را احتیاط کے مطابق آئندہ کے لئے اس واقعہ سے سبق نہ لے گی۔

العتاب صابون القلوب کی سرخی سے المؤید قمطراز ہے ترکی مین جب پارلیمنٹ قائم ہوئی تو اس کے ممبرون نے قسم کہائی۔ کہ ہم عامۃ الناس کے لئے اخلاص کے ساتھ کام کرین گے۔ جب تک کہا ہے ساتھ مخلصانہ تعلقات رکہین گے۔

اب سنو کہ اسی مجلس جمعیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ حجاز مین جو قاضی بھیجا جاوے گا اس کے لئے ترکی زبان جاننا لازم ہوگا۔ میرے نزدیک یہ پہلا عدم اخلاص کا فعل ہے۔ جو کہ مجلس جمعیہ سے صادر ہوا کیونکہ اس کے علاوہ پہلے قاضی کو اس لئے موقوف کیا گیا ہے کہ وہ ترکی زبان نہیں جانتا حالانکہ عرب کے حقوق کا لحاظ مجلس مبتدئین کے لئے بہت ضروری ہے انسانی کام بلا نقص نہین ہو سکتے اس لئے اگر حکومت ترکیہ سے بہی کچھ غلطیان ہوں تو ہم چند ان۔ ان کا خیال نہ کرتے۔ مگر ایک یہ غلطی ایسی بہاری ہے۔ کہ اس پر خاموش رہنا بہت سے نقصانات کا موجب ہے۔

جمعیۃ ترکیہ کو اس بات کا لحاظ کرنا چاہئے تہا کہ جب انہون نے پارلیمنٹ قائم کرنی چاہی تو کئی لوگون نے اس کی مخالفت کی مگر ہم لوگ جو عرب مین انہون نے عام اس کے کہ وہ سوریا مین سے یا عراق یا حجاز مین یا امریکہ یا برازیل مین غرضکہ جہان کہین عربی النسل تہے۔ تم نے بالاتفاق مجلس دستوریہ پر اپنی رضامندی کا اظہار کیا مگر افسوس کہ اب جمعیۃ ترکیہ سعوتان اس برادرانہ امداد و مخلصانہ حمایت کی کچھ قدر نہیں کرتی۔

اب سوال تو یہ ہے کہ جب اہل عرب کی اتنی جمعیت اور اتنا حق ہے تو کیا وہ اتنا کہنے کا بہی استحقاق نہین رکہتے کہ ہم پر جو قاضی کیا جائے وہ عربی ہو نہ یہ کہ وہ ترکی زبان ہی جانتا ہو اور عربی سے نابلد ہو حالانکہ عرب مین اس کو عربون ہی سے سابقہ پڑنا ہوگا۔

جمعیت اتحاد و ترقی اس بات کو خوب جانتی ہے۔ کہ حکومت عثمانیہ مسلمان ہے اور شریعت اسلامی نام ہے۔ قرآن و حدیث کا اور بچہ بچہ اس بات سے واقف ہے۔ کہ قرآن جس زبان مین ہے اس کا نام عربی مبین ہے۔ اور یہ بات بہی مخفی نہین کہ احادیث نبویہ بہی عربی زبان مین ہیں اور اہالی حجاز بہی مکہ سے لیکر مدینہ تک اور اس کے حوالی بصرہ بغداد۔ مصرہ وغیر ذلک تمام عرب ہے رہیں اب کیا یہ دانشمندی کی بات ہے اور اصول سیاست و اتحاد کے اندر ہے کہ ان بلاد عربیہ پر (جو مدینۃ القرآن و بلدۃ الہجرۃ کہلاتے ہین اور عربی وحی کے مہبط ہین) قاضی جو شریعت اسلامی کا نافذ کرنیوالا ہو ایک ترکی شخص بنایا جاوے اور پہر ترکی بہی ایسا کہ دن کہ زبان عربی سے بالکل نابلد ہو۔

مین اس بات کے مخالف نہیں کہ قاضی حجاز ترکی شخص ہو مگر مین یہ ضرور کہونگا کہ کم از کم ایسا ترکی تو ہو۔ جو عربی زبان خوب جانتا ہو۔ مگر غضب تو یہ ہے کہ جب ایک ممبر نے یہ تحریک کی کہ حجاز پر جو حاکم کرکے بھیجے جاوین ان کے لئے لازمی قرار دیا جاوے کہ وہ زبان عربی کے عالم ہون تو مجلس نے اس تحریک کی کچھ پروا نہ کی پس ہم اس واقعہ کو دیکھ کر کس طرح اس بات کا خیال کر سکتے ہین کہ اہل عرب اس مجلس ترکیہ سے ویسا ہی خلاص رکہین گے۔ کیا یہ عرب کی حق تلفی نہین اور کیا یہ وحدت عثمانیہ مین ایک خوفناک رخنہ ڈالنے والی بات نہین ہے۔

مکہ و مدینہ مین صرف ترکی جاننے والے قاضی کا تعین اسی قسم کا ہے۔ جیسے کوئی شکسپیر کے مولد مین ایک عربی کو حاکم بنا کر بھیجدے۔ جب کوئی انگریزی سیاح آئے اور اس عربی سے اس شاعر کے سوانح وغیرہ حالات پوچھے تو وہ کچھ بہی نہ بتا سکے۔

اب دیکھئے کہ ایک عربی عورت ہے وہ اپنے طلاق دینے والے خاوند پر نان و نفقہ کا دعویٰ کرتی ہے مثلاً پانچ چار آنہ مانگتی ہے۔ مگر وہ شوہر اسے صرف ایک آنہ دیتا ہے اب ہر ایک انہین سے شرعی دلیل دیتا ہے جو ضرور عربی مین ہو گی۔ اب دیکھئے اگر وہ قاضی ترکی ہوگا تو کیا خاک سمجھیگا۔ اگر یہ کہا جائے کہ اپنا ترجمان رکھیگا تو ہم کہتے ہین کہ سابا پاشا کو کیون معزول کیا وہ بہی ترکی زبان کے لئے ترجمان رکھ سکتا تہا۔

ایک مفید مشورہ

"حرم محترم علامہ نورالدین صاحب ذیل کی چند سطور برائے اندراج اخبار ارسال کرتی ہین جو بہت شکریے کے ساتھ درج کی جاتی ہین انشاء اللہ ہم بہت جلد .. .. ..

اس وعدہ کا ایفاء دیکھ سکین گے۔"

اڈیٹر صاحب بدر۔ مجھ کو پرچہ بدر مفت ہفتہ وار بہت ہی اہتمام سے ارسال کرتے ہین۔ مگر غفلت کے سبب جو کہ قدرتاً نسوان کی کمزوری کے ساتھ ہوتی ہے۔ کچھ اس پرچہ مین لکھنے کا موقعہ نہ ملا۔ اب آخر رہا نہ گیا پہر زیادہ سبب یہ بہی ہوا کہ میرا سفر جو ہندوستان کا مین نے کیا اور دینی بہنون میرٹھ۔ انبالہ۔ چھاؤنی میرٹھ کی ملاقات سے کچھ دل مین جوش محبت ہوا۔ ان بہنون کی تاکید سے اور نہ ہی بدر کے پرچہ ہی مین ہماری طرف خیریت نامہ یا مکتوب نصف ملاقات ہوا کرتے ہین لکھا کر اس سبب سے اپنی احمدیہ بہنون کے لئے انشاء اللہ ارادہ ہے بشرط زندگی کچھ کم و کاست لکھدیا کرونگی چونکہ مسز اکمل کی طرح تو بے شک مجھ کو ہوشیاری نہین مگر خیر ما توفیقی الا باللہ انشاء اللہ جو کہ اس باغ کے سردار ہمارے حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کے دارین رکہ اپنے سچے اور پکے محسن یعنی خلیفۃ المسیح کے صبح کے زمانہ درس مین جو کہ میری ناکامل سمجھ کے مطابق ہوگا انشاء اللہ لکھا کرونگی اور اس طرح انشاء اللہ اپنی پردیسی بہنون کی بہی تحریری ملاقات ہو جایا کریگی اپنی بزرگ بہن گو کیسی والی بہی شاید خوش ہو جاوین کہ شکر ہے ہماری اتنی بڑی جماعت احمدیہ کی بہنون مین سے ایک میر ساتھ کی اور بہی شامل ہوئی جس طرح کہ ہمارے مرد جان و مال عزت و آبرو سے اس سلسلہ کی ترقی کیواسطے دریغ نہین کرتے کیا عورتون کو اپنی سمجھ کیمطابق لکھنا اور اپنی بس کی دینی مذہبی دنیا وی اولاد کی تربیت یا علاج کے متعلق یا کسی مسئلہ کے متعلق کچھ لکھنا بہی مفید اور آسان ہو جاویگا۔ نیز ہماری ام المومنین صاحبہ بہی انشاء اللہ میری اس عرض کو ضرور پسند فرماوین گی اور ان سے بہی بہنون کو شاید اس پرچہ بدر کی معرفت ملاقات ہو جایا کریگی اس تحریک کے واسطے خصوصیت سے جوش اسلئے بہی ہوا کہ برسون سے ایک نوجوان بہن جو ہر طرح کی خوبیان رکھتی تہین مثلاً مال مین جمال مین عزت مین شرافت مین ایسے امراض مین مبتلا دیکہی جو اسی کے میان کی بدصحبتی کا نتیجہ تہا مجھے اسکی نوعمری و خوبی اور پہر بیمارون کا ابتلاء دیکھ کر سخت رنج ... ہوا اور شکر بہی کیا کہ احمدی خاوند فلان کے باعث غالباً امید ہے کہ ایسے امراض کی مصیبتون کا سامنا کم ہوتا ہوگا اور جہان خدانخواستہ ایسا ہو تو دعا اور تدبیر سے کام لین۔

جہیز

آجکل ہمارے بعض تعلیم یافتہ بھائی اس نیک رسم کی مخالفت میں لکھ رہے ہیں جو لڑکیوں کو ان کی شادی کیوقت جہیز دیا جاتا ہے بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے بھائی ایسے تنگ دل تنگ خیال ہو گئے ہیں کہ وہ اپنی بہنوں کو ان کے جائز حصے سے بھی محروم رکھنا چاہتے ہیں خود تو اپنے حقوق کے لئے یہ سرگرمی کہ .. .. .. مقابلہ کی ٹھان رکھی ہے مگر جب اپنے گھر کی بابت پیش کی جاوے تو یہ سرد مہری۔ کہ جائز حق دینے سے ہی عار ہے اور اسے بیہودہ رسم قرار دیتے ہیں۔ میرے بھائیو! میں نہایت ادب سے عرض گذار ہوں کہ کوئی رسم اپنی اصلیت میں بری نہیں اصل میں اس کے بُرے استعمال نے اس رسم کو بُرا کر دیا ہے جہیز کیا ہے کچھ سامان ہے جو والدین اپنی عزیزہ لڑکی کو دیتے ہیں تا وہ دوسرے گھر جا کر اپنی ذاتی ضرورتوں کے لئے کسی کی دست نگر نہ ہو۔ یا کم از کم اپنی خودداری کو قائم رکھ سکے یہ عجیب بات ہے کہ سسرال میں خواہ کیا کیا نعمتیں ملیں اور قیمتی زیور و لباس فاخرہ دیا جاوے مگر پھر بھی اپنے ماں باپ کا دیا ایک گاڑھے کا کرتہ اور پیتل کی انگوٹھی اس سے زیادہ قیمتی معلوم ہوتی ہے یہ جہیز جو ہے میں اسے کبھی بھی احسان یا خیرات نہیں سمجھتی بلکہ یہ لڑکی کا ایک حق ہے جو ماں باپ کے سر پر ہے جیسے لڑکے اپنے باپ کی جائداد سے حصہ لینے کے مستحق ہیں ویسے ہی لڑکیاں بھی ہیں خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کا حصہ مقرر کیا ہے پس اگر والدین لڑکی کو جہیز دیتے ہوئے یہ نیت کر لیا کریں تو یہ فریضہ بھی بقول شخصے ادا ہو جائے آجکل زمین کے حصے سے لڑکیوں کو محروم کر دیا گیا ہے اور میرے نزدیک یہ سخت ظلم ہے وہ بھی آخر خدا کی مخلوق ہیں اگر صرف اس وجہ سے ان کو محروم رکھا جاتا ہے کہ وہ عورت ذات ہیں تو یہ ان کا قصور نہیں پس کیوں نہ زمین کا حصہ ان کو دیا جاوے افسوس تو یہ ہے کہ مسلمانوں نے نماز روزہ تو چھوڑ دیا تھا جسکی نیکی کا ثواب اور بدی کا وبال یا عقاب خود ان کی ذات پر تھا اب وہ ایک اور حق کو مار کر ایک دوسری مخلوق پر ظلم کر رہے ہیں اور کوئی نہیں جو ان کو سمجھائے ہمارے بزرگان ملت و ایڈیٹران نامدار اسلام .. .. بہتیرے ہی حقوق حقوق پکارتے ہیں مگر کبھی یہ خیال نہیں کیا۔ کہ آخر ہمارے سر پر بھی کسی کے حقوق ہیں کیا ہم نے انکو کبھی ادا کیا یا کم از کم ادا کرنے کی فکر کی ہے۔ بس ہمارے روشن خیال بھائی ہیں تو پردہ پردہ پکارتے رہتے ہیں یا تعلیم تعلیم میں کہتی ہوں ہمیں بے پردہ کر کے آپ کو کیا ملیگا اور ہم نے کب آپ سے شکایت کی ہے کہ ہم پردے میں تنگ ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو پردہ شرعی ہے وہ نہ باہر نکلنے سے مانع ہے اور نہ کسی کی ترقی میں مارج۔ ہاں ہمارے خیالی یا رسمی پردے پر نقصان سے کہتے ہیں۔ سو یہ کوئی اسلامی حکم نہیں اسلامی حکم تو یہی ہے کہ بلا ضرورت باہر نہ نکلو اور جو نکلو تو چادر لیکر اس طرح کہ آدھا ماتھا ڈھکا رہے اور نیچے کا لب بھی کوئی زینت زیور وغیرہ ظاہر نہ ہو۔ بس۔ اب اتنے پردے سے کیا مشکل پیش آتی ہے ہاں ایک اور بات کہ آنکھیں نیچی رہیں اور یہ مردوں عورتوں دونوں کے لئے یکساں حکم ہے۔ باقی رہی تعلیم سو اس تعلیم سے مراد آپ کی اگر وہ تعلیم ہے جو آجکل سکولوں میں دیجاتی ہے تو ہمنے اسے پڑھ کر کیا کرنا ہے کسی ڈاکخانہ کا کلرک تھوڑا ہی بننا ہے ہمارے لئے تو وہ تعلیم مفید ہے جسمیں امور خانہ داری کے بارے میں ترقی معلومات کی ہدایات ہوں اپنے بال بچے کی تربیت اور انکی صحت کی حفاظت کی نسبت خیالات ہوں۔ ان باتوں کی طرف کسی کا خیال نہیں اور تعلیم تعلیم پکار رہے جاتے ہیں۔ ایسے ضروری امور سے ہمارے بھائی ایسے لاپرواہ یا غافل ہیں کہ جناب میرزا سلطان احمد صاحب افسر مال جیسے انشاء پرداز بھی اور فلسفیانہ مضامین سے تمام جہان کے رسالے پر کر دیتے ہیں مگر اپنی بہنوں کے حقوق اور ان کی بہتری کے متعلق کبھی کچھ نہیں لکھا۔ (اگر لکھا ہو اور میری نظر سے نہ گذرا ہو تو معاف فرماویں) ہاں اصل بات جس پر قلم اٹھایا وہ رہ گئی۔ جہیز ایک ضروری شے ہے اور یہ نیک رسم ہے اس کو اٹھانا نہ چاہیئے ہاں یہ ضرور ہے کہ جہیز میں وہ سامان ہو جو ضرورت کے مطابق ہو نہ ایسے کپڑے ہوں جو پہنے نہیں جاتے نہ ایسی چیزیں جن کا کچھ بھی فائدہ نہ ہو نہ ایسی اشیاء جو سراسر نقصان رسان ہوں بلکہ ایسا سامان ہو جو بہت مدت تک کام آتے اور پھر اس کے لئے دکھاوا کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے کبھی نہیں سُنا کہ جب لڑکیوں کو جائداد کا حصہ دیا جاتا ہے تو اسے صحن میں بچھا کر کوئی برہمن یا میراسی کو بلا کر اعلان کرتا ہو کہ یہ یہ چیزیں انکو دیں جہیز حیثیت سے بھی بڑھ کر نہ دینا چاہیئے حق واجبی سے کم بھی نہ ہو پھر ایک اور مشکل ہو وہ یہ کہ سسرال والے جہیز کی تمام نہیں تو اکثر چیزوں کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔ یہ سخت حق تلفی ہے۔ شاید اسی واسطے زمین وغیرہ کا حصہ دینا بند کر دیا گیا ہے کیونکہ سب لڑکی کا مال اپنا سمجھا جاتا ہے۔ کوئی ضروری بات نہیں کہ سارے مضمون سے اتفاق کر لیا جاوے۔ میں عورت ذات ناقص العقل میری رائے کہاں درست ہو سکتی ہے۔ یا درست سمجھی جا سکتی ہے۔ اُمید کہ ایڈیٹر صاحب اس پر اور دوسرے بھائی خصوصاً توجہ فرماویں گے۔

(اہلیہ اکمل از گولیکی)

رُباعیات

ہر چند کہ کوٹ بھی ہے پتلون بھی ہے ✣ بنگلہ بھی ہے پاٹ بھی ہے صابون بھی ہے
لیکن میں یہ تجھ سے پوچھتا ہوں ہندی ✣ یورپ کا تری رگوں میں کچھ خون بھی ہے؟

وہ لطف اب ہندو مسلمان میں کہاں ✣ اغیار ان پر گذرتے ہیں خندہ زنان
جھگڑا کبھی گائے کا زبان کی کبھی بحث ✣ ہے سخت مضر یہ نسخۂ گاؤ زبان

ہے ہے کے قلم کے لوگ پیارے نکلے ✣ ہر سمت سے بیسیوں رسالے نکلے
افسوس کہ مفلسی نے چھاپہ مارا ✣ آخر احباب کے دوالے نکلے

عاشقی کا ہو بُرا۔ اس نے بگاڑے سارے کام
ہم تو اے۔ بی میں رہے اغیار بی۔ اے ہو گئے

کھائی مژگان و نظر کی جو قسم بولا وہ شوخ
آپ اب قسمیں بھی کھاتے ہیں۔ چھری کانٹے سے

فکر دنیا نے بھلایا سب وہ قرآن و حدیث ✣ مولوی بھی محوِ قانون و نظائر ہو گیا

خوب فرمایا یہ شاہ جرمنی نے بیچ ✣ وعظ ہم بھی کہتے ہیں لیکن دہان توپ سے

بچشم غور دیکھو بلبل و پروانہ کی حالت
وہ اک بیچین رہا کرتی ہے اور وہ جان دیتا ہے

پکالیں پیس کر دو روٹیاں تھوڑے سے جو لانا
ہماری کیا ہے اے بھائی ہیں نہ مسٹر ہیں نہ مولانا

ہم ایسی کل کتابیں قابل ضبطی سمجھتے ہیں
کہ جن کو پڑھ کے لڑکے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

بیخبر تیست از دین گشتن ✣ نے قمیص و کوٹ و پتلون و بٹن

پڑھتے نہیں نماز یہ خود رائے کیا کروں
قومہ نہیں تو قوم نہیں ہائے کیا کروں (ربیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح سے تین ماہ میں قرآن مجید سیکھنا

"مولوی صدرالدین صاحب نے جو تجویز قرآن سیکھنے کی پیش کی ہے واقعی وہ بہت ہی خوش کن اور دلربا ہے باقی رہا یہ سوال کہ آیا یہ پریکٹیکل بھی ہے یا نہیں تو اس کیلئے واقعات خود بتلا دیں گے ہم بوجوہ چند اپنی رائے محفوظ رکھتے ہیں ہاں اتنا کہدیتے ہیں کہ اگر خوش قسمتی سے یہ تجویز عملی رنگ اختیار کرے۔ تو پھر یہ بزرگ ایک ترجمہ ایسے نوٹوں کیساتھ جو ان کی تحقیق اور استفاضہ از حضرت مولانا کا نتیجہ ہو ساتھ ساتھ تیار کرتے جاویں یا مختلف سوالات کو زیر نظر رکھ کر مولانا ہی اپنی اردو ترجمہ پر نظر ثانی اور نوٹوں کو ترتیب دیکر لکھتے جاویں تاکہ قوم کی ایک بھاری ضرورت پوری ہو۔ اگر اس تجویز کے مطابق ہر ضلع کی جماعت میں سے ایک ایک فہیم و ذہین عالم آگیا تو پھر مختلف مذاق کے بزرگوں کے قرآن کی طرف متوجہ ہونے سے جو عمدہ نتائج نکل سکتے ہیں وہ ایسے بیش بہا ہیں کہ دنیا کے موجودہ خزانے ان کی قدر و قیمت کے آگے ہیچ ہیں۔ اللہ تعالیٰ دلوں میں ایک جذب دے اور کسی مشتاق معارف قرآنی و شائق کلام ربانی کی دیرینہ اور منتظر آرزو کو پورا کرے"

براداران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ میں سے بہت سے اصحاب دسمبر کے جلسے کی تقریب پر دارالامان میں تشریف لائے تھے انہوں نے اشاعت اسلام کے متعلق جو تجاویز پیش ہوئیں اور جو تحریکات کی گئیں سنی تھیں اور باقی دوستوں نے بھی سلسلے کے اخباروں میں انکو ملاحظہ کیا ہوگا اور اس کے بعد کی پے درپے تحریکوں کو سوچا ہوگا اور اس تجویز پر غور کیا ہوگا جو ابھی دینیات کے سکول کے متعلق نکلی ہے اور اس پر عملدرآمد بھی شروع ہو گیا ہے یہ تمام باتیں بتلاتی ہیں کہ سلسلہ حقہ احمدیہ کے پرجوش اصحابوں کو اس کے بانی علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح مذہب اسلام کی پاکیزہ تعلیم کے پھیلانے کا جوش ہے اور انہوں نے اس اخلاص بھرے ارادے کو پورا کرنے کی یہ تجویز سوچی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ دو طرح اسلام کی خدمت کرے (اول) علماء دین تیار کرے جو مختلف مقامات میں اپنی جماعتوں کو اسلام کی حقیقت سے آگاہ کرتے رہیں اور اپنے عملی نمونوں سے اور اعلےٰ درجے کے اخلاق سے اس بابرکت تعلیم کا عملی رنگ ان میں پیدا کرنے کی کوشش کریں اور علماء میں سے بعض ایسے واعظین ہوں جو کہ مقامات اور بیرونی ممالک میں اسلام کے پھیلانے کے لئے جدوجہد کرنے والے ہوں، اور (دوسرے) مدرسہ دینیات اور تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ایسے نوجوان پیدا کرے جن میں سچا تقویٰ ہو اور اعلےٰ درجہ کی تہذیب ہو اخلاق حمیدہ ہوں اور اسلامی جوش ہو اور اپنے تئیں بنی نوع انسان کے لئے بابرکت ثابت کریں اور ایسا عمدہ نمونہ دکھاویں کہ لوگ اس تعلیم حقہ کی طرف متوجہ ہو جاویں۔

ان دو امور میں سے پہلے حصہ کو بڑی وقعت دیگئی ہے اور حقیقت میں اس کو بڑی وقعت دینی چاہیئے کیونکہ جب تک ہم میں ایسے علماء نہ ہوں جو اسلام سے پوری آگاہی رکھتے ہوں اور اس کی خوبیاں بیان کر سکتے ہوں تب تک جماعت کے افراد میں سچی معرفت۔ اعلے درجہ کے اخلاق اور اعمال صالحہ کے بجالانے کی طاقت کا پیدا ہونا مشکل ہے کیونکہ ہر فعل اور ہر عمل ایک معرفت کا نتیجہ ہوتا ہے ہم کھانا اس لئے کھاتے ہیں۔ کہ اس سے ہماری جان کو مدد ملتی ہے۔ ہم کام کاج محنت مشقت اس لئے کرتے ہیں کہ زندگی کے لئے یہ چیزیں ازبس ضروری ہیں ورزش اس لئے کرتے ہیں۔ کہ صحت کے لئے نہائت مفید چیز ہے۔ زہر سے شیر سے طاعون سے اس لئے بچتے ہیں کہ وہ ہمیں ہلاک کرنیوالے اسباب ہیں۔ علم طب اس لئے سیکھتے ہیں کہ اس کی مدد سے جسمانی قوے کی قوت قائم رکھ سکتے ہیں۔

غرض یہ ہے کہ ہر فعل و عمل کیلئے سچی معرفت کی ضرورت ہے جتنی معرفت باریک ہوگی اتنی ہی عمل میں اخلاص اور لذت ہوگی جب دنیاوی کام کاج اور ترقی کے لئے علوم ضروری ہیں تو روح کی صحت اور اس کی ترقی اللہ تعالیٰ کی معرفت اور لقاء کے لئے روحانی علوم نہائت ہی ضروری ٹھیرتے ہیں روحانی طب قرآن کریم ہے جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایھا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم فیہ شفاء للناس و رحمۃ جب تک اس کتاب کا صحیح علم ہمیں میسر نہ ہو۔ جب تک ہم اس کے مطالعہ سے اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان پر اطلاع نہ حاصل کریں جب تک ہمیں یقین نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ فلاں افعال سے خوش ہوتا اور فلاں افعال سے ناراض ہوتا ہے جب اس کی رضامندی کی راہوں کا پتہ ہی نہ لگے تو ہم اسکو کس طرح خوش کر سکتے ہیں آپ جب دیکھتے ہوں گے۔ کہ سلسلے کے اخباروں میں جماعت سیالکوٹ کی بڑی تعریف ہوتی ہے وہ قریباً ہر نیک کام میں سابقون میں سے ہوتے ہیں اور بہت سی مفید تجاویز کے موجد ہوتے ہیں اور انہوں نے حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح سے سبقت لیجانے کے متعلق سارٹیفکیٹ حاصل کئے ہیں تو کیا آپنے اس راز کے معلوم کرنے کی بھی کوشش کی ہے ان کی ترقی کے اسباب میں سے ایک سبب یہ ہے کہ اس جماعت میں اللہ تعالیٰ نے ایسے باشوکت انسان کو پیدا کر رکھا تھا۔ جو قرآن کریم کا سچا عاشق تھا۔ اور اس کی دلربا خوبیوں پر آگاہی رکھتا تھا اس نے اور اپنی جادو تاثیر زبردست دلوں کو ہلا دینے والی تقریروں سے قلوب پر قبضہ کر لیا تھا انہوں نے قریباً سات سال تک قرآن کریم کا درس کیا اور سات سال کے عرصہ میں ایک دن بھی ایسا نہ دیکھا۔ جب تمام سامعین یک زبان ہو کر اس بات کا اعتراف نہ کرتے کہ کل کی نسبت آج زیادہ حظ اور لطف اٹھایا ہے۔ مخدومی سیدی حضرت مولانا مولوی عبدالکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پرجوش مقدس انسان نے ایک جماعت تیار کی جو امور نبوت کی واقفیت رکھتی ہے۔ ان کے وصال پر اللہ تعالےٰ نے اس جماعت کی مدد کے لئے مخدومی سیدی حضرت سید حامد شاہ صاحب کے پاک دل میں اس جماعت کی ہمدردی کا جوش ڈالا اور آپنے قرآن کریم کا درس جاری رکھا جس کا اثر آپ اس جماعت کی کارگذاری میں دیکھتے ہیں۔ غرض یہ ہے۔ قرآن کریم کا سچا علم ازبس ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی احسان ہے کہ اس کتاب حمید کے سکھانے کے لئے اس نے ہمیں ایک نہائت ہی مقدس متبحر انسان دے رکھا ہے اور ہم پر واجب ہے کہ اس متبحر انسان یعنی مخدومی سیدی حضرت خلیفۃ المسیح سے استفاضہ کریں۔ اس کے لئے میں نے یہ تجویز سوچی ہے کہ ہماری جماعت کے وہ دوست جو قرآن کریم سیکھنا چاہتے ہوں ان کی خدمت میں جمع ہوں اور پانچ رکوع ہر روز حضرت خلیفۃ المسیح سے پڑھیں اس حساب سے تین دن میں ایک پارہ ختم ہو جاتا ہے اور ایک مہینہ میں دس پارے اور تین ماہ میں قرآن کریم ختم ہو سکتا ہے اور اگر بیس پچیس دوست جمع ہو گئے اور انہوں نے محنت کی تو تین ماہ کی محنت سے علماء بن سکیں گے ان اصحاب کو ایک کمرہ دیا جاویگا اور اس میں جتنی تفاسیر میسر آسکیں رکھی جائیں گی۔ ان اصحاب میں سے ہر ایک شخص ایک تفسیر میں سے پانچ رکوع روز مطالعہ کریں۔ تین چار گھنٹے کے مطالعہ اور تفکر کے بعد ایک دو گھنٹہ مذاکرہ کریں اور ایک دوسرے کے مطالعہ سے استفادہ کریں اور ایک دوسرے کے خیالات سے فائدہ اٹھائیں اور نفیس نکات حاصل کریں اور جو باتیں حل نہ ہوں انکو نوٹ کرلیں اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں حاضر ہو کر ان مشکلات کو حل کرلیں۔

میں نے اس تجویز کو دسمبر کے جلسے میں بیان کیا تھا بہت سے دوستوں نے قرآن کریم سیکھنے کی خواہش ظاہر کی

تھی۔ علاوہ ازین جماعت کے کئی ایک علماء سے ذکر آیا ہے
وہ خوشی سے اس مین شریک ہونے کی خواہش ظاہر کرتے ہین
مین جماعت کے تمام دوستون کی خدمت مین عرض
کرتا ہون کہ آپ اس نادر موقعہ کو ہاتھ سے نہ دین۔ سردست
کم ازکم فی شہر ایک عالم تیار کرنے کی کوشش کرین اور ایک
بزرگ کو دارالامان مین تین ماہ کے لئے بھیجدین جو واپس
جاکر ان کو مالامال کرے۔

انشاء اللہ تیرہ ۲۰ - اپریل تک دارالامان مین پہونچ
جاویگا اور یہ کام ۲۵ - اپریل سے شروع ہوگا انشاء اللہ۔
اور اگر اتنی جلدی نہ آسکین۔ تو کم ازکم یکم مئی کو پہونچ جاوین
جو دوست اس کام مین شریک ہونا چاہتے ہین وہ مہربانی
کرکے مجھے اطلاع دین۔ والسلام۔

خاکسار صدرالدین۔ ٹرینینگ کالج لاہور

احمدی اور یسوعی

بالحق

ربنا افتح بیننا و بین قومنا و انت خیر الفاتحین

بمقام کلب تعلقہ شوراپور جناب
پادری گولڈ اسمتھ صاحب بشپ دکن حیدر آباد کی طرف سے ایک
اشتہار اس مضمون کا تقسیم ہوا۔ کہ آج کے روز ۸ بجے دن کے
جناب پادری ہل۔ آر گوری صاحب گناہ کی حقیقت پر لکچر دینگے
اس خاکسار عبد اللہ احمدی سکنہ تیما پور کے نام بھی پادری صاحب
کی جانب سے ایک رقعہ حاضر مجلس ہونے کے لئے آیا۔ یہ خادم
مسیح شریک جلسہ ہوا۔ بعد ختم لکچر جناب پادری گولڈ اسمتھ صاحب
سے یہ عرض کیا۔ کہ اس وقت مجھ کو بھی گناہ کی حقیقت پر کچھ بیان
کرنے کی اجازت ہے؟ اور یہ بھی کہا کہ مین کسی مذہب پر اشارۃ
یا کنایۃ ہرگز حملہ نہ کرونگا۔ بلکہ میرا بیان پادری صاحب
کی تائید مین ہوگا۔ یہ سن کر جناب پادری گولڈ اسمتھ صاحب نے
کرسی پر سے اوٹھ کر اور پادری نانا صاحب سے ملکر انگریزی
مین کچھ گفتگو کی اور خاکسار کے استفسار کا کچھ جواب نہ دیا
لیکن کہا کہ صبح کو ہم تمہاری مسجد مین حاضر ہوتے ہین۔ مینے کہا بہت
خوب صبح انشاء اللہ آپکی انتظاری رہیگی۔

۲۳ - فروری ۱۹۰۹ء ۸ بجے صبح جناب پادری گولڈ
اسمتھ صاحب و جناب پادری گوری صاحب مسجد کو تشریف
لائے اور نجات و نجات کے اصول پر بحث چھیڑ دی اور
کہا کہ آپ محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) صاحب اور
ہمارے یسوع مسیح کی زندگی کا مقابلہ کرین کون افضل ہے
ظاہر ہوگا۔

خادم مسیح۔ ماموران الٰہی کے مقابلہ مین پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے
کہ اونھون نے جس کام کے لئے مامور ہوئے ہین اوسکو کس طرح
انجام دیا اور کیا کامیابی حاصل کی اور اسکی ہمت و شجاعت و سخاوت
اور ہمدردی اقتدار پانے کے بعد اپنے مجرمون کو معاف کرنا اور
خدا کے وعدون پر بھروسہ رکھنا اور اُن کے مُریدون مین
قُدسی طاقت وغیرہ کا نمونہ ہونا مقابلہ کرین بہتر ہے کہ اس سے
قبل تعلیم ہی کا مقابلہ کرلین۔ تعلیم مین بھی عبادت کی تعلیم لینا ضروری
ہے۔ عبادت کی تعلیم مین طریق دعا سب سے اعلیٰ و انسب ہے،
چونکہ سب عبادتون کا مغز دعا ہی ہے پادری صاحب نے اسبات
کو قبول کیا۔ اس خادم مسیح نے انجیلی دعا کا سورہ فاتحہ سے
مقابلہ کرکے ہر دو دعاؤن کا فرق بتلادیا۔ پھر مسٹر پادری صاحب نے
انجیلی دعا پر جتنے اعتراض تھے ان کے اٹھانے کی کوشش کی
مگر جون جون ہاتھ پیر مارتے گئے تون تون اعتراضون مین اور
بھی پڑتے گئے۔

جناب پادری صاحب گولڈ اسمتھ۔ جیسے آپ کی دعا
مین الحمد للہ موجود ہے۔ ایسے ہی ہمارے انجیل مین ایک جگہ
سب تعریف اسی کے لئے ہونے کا ذکر ہے اسمین جھگڑتے
جاوین تو بہت طول ہوتا ہے اور وقت پہلے ہی بہت ہوگیا
ہے اس لئے بہتر ہے کہ خدا سے ہدایت کی دعا مانگین خاکسار
نے کہا۔ اھدنا الصراط المستقیم ہماری دعا مین موجود
ہے ہم رات دن یہی دعا نمازون مین مانگتے ہین۔ مگر انجیلی دعا مین
ہدایت کا ذکر تک نہین ہے اوس کے بعد خاکسار نے
سورہ فاتحہ پڑہی۔ حاضرین مجلس نے آمین کہی۔ چلتے وقت
جناب پادری گولڈ اسمتھ صاحب نے خادم مسیح سے کہا کہ آج
کے روز کفارہ پر لیکچر دیا جاویگا۔ آپ ضرور تشریف لائیو

خادم مسیح۔ کل کے روز خاکسار کو بیان کرنے کی اجازت
نہین ملی اگر ممکن نہ تھا تو جواب ہی دیا ہوتا جواب سے محروم
رکھا گیا یہ انصاف ہے۔

پادری گوری صاحب! اگر آپ مجھ سے دریافت کرتے
تو مین آپ کو بیان کرنے کا موقع دیتا آج آپکو ہم موقع دینگے
چار بجے خاکسار شریک جلسہ ہوا۔ میر مجلس جناب ڈاکٹر سکندن لال
صاحب قرار پائے۔ پادری صاحب نے یسوع مسیح کے کفارہ پر
لکچر دیتے ہوئے (خدا کی رحیمیت) و توبہ سے نجات ملنے
پر تمسخر کے ساتھ حملہ کرتے ہوئے کہا کہ گناہ پنسل کا
لکھا ہوا ہے اور توبہ بجائے ربڑ کے ہے ادہر گناہ کیا ادہر
گھس دیا۔ جوبات عقل و تجربہ و قانون قدرت و تواریخ کے
خلاف ہو ہم اس کو نہین مانتے۔ وغیرہ وغیرہ۔ لکچر ختم ہونے
پر اس عاجز نے پادریون سے عرض کیا۔ کہ عاجز کو بھی کچھ
کہنے کی اجازت ہے تو پادری صاحب گولڈ سمتھ صاحب نے میر مجلس
صاحب سے بیان کیا۔ تو جناب میر مجلس ڈاکٹر سکندن لال صاحب نے
مجھ سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ مولوی صاحب وقت بہت
ہوگیا ہے۔ پادری صاحب گوری نے کہا اگر آپ کو کچھ اعتراض
ہے تو چند منٹ دئے جاتے ہین۔ اعتراض کیجے خاکسار نے
کہا۔ کہ مین اعتراض کرنا نہین چاہتا ہون۔ کسی کے مذہب پر
اعتراض کرنا ہی حملہ کرنا ہے۔ مین فقط مذہب اسلام کی خوبیان
بیان کرونگا اور بس۔ وہ بولے ایسا بیان کرنے کی اجازت
نہین دیجاتی ہے۔ یہ عاجز حاضرین مجلس کو یہ کہہ کر کہ کل کے روز
چار بجے مکہ مسجد تیما پور مین گناہ سے بچنے پر لکچر ہوگا۔ سامعین
شامل جلسہ ہون چل دیا۔ اللہ جل جلالہ کے فضل و کرم سے بہ تحقیق
تجربہ مجھ پر یہ بات ظاہر ہوئی کہ پادری گولڈ سمتھ صاحب اسلام
کو سچا مذہب یقین کرتے ہین اور مسیح کے کفارہ پر ان کا یقین
نہین ہے۔

۲۳ - فروری ۱۹۰۹ء علے الصباح یہ عاجز اور محمد عمر صاحب
اور جناب مولوی عبد القادر صاحب برادر قاضی شاہ پر تینون
صاحبان جناب پادری صاحب کے مکان پر پہونچے۔ مسٹر پادری
گوری صاحب و پادری نانا صاحب بھی موجود تھے اس خادم
مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس وقت اپنے ہاتھ سے
کاغذ پر مضمون ذیل لکھ کر جناب پادری صاحب کی خدمت مین
پیش کیا۔

مین عبد اللہ ابن امام الدین احمدی سکنہ تیما پور رہون اور یہ
عقیدہ رکھتا ہون کہ ۔ ۔ ۔ ۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام
صلیب پر ہرگز نہین مرے بلکہ زندہ اترے۔ مین اس کا ثبوت
انجیل توریت وغیرہ سے دینے کے لئے موجود ہون اگر مین
اس عقیدہ کے خلاف کچھ اور عقیدہ دل مین رکھ کر اس کو چھپاتا
ہون تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو۔ اے ہمارے وحدہٗ لاشریک خدا
تو ہی اس بارہ مین کہ حق کیا ہے؟ فیصلہ کر دے۔ آمین ثم آمین

جناب پادری گولڈ سمتھ صاحب سے یہ عرض ہے کہ وہ بھی
اس کے مقابل مین اپنے دست قلم سے اپنا دلی عقیدہ لکھ کر
جناب پادری گوری صاحب و پادری نانا صاحب کے دستخط کے
ساتھ یہ کاغذ اس عاجز کو عنایت کرین تو عنایت و مہربانی ہے
ورنہ زبردستی نہین۔ مین نے اس کو نیک نیتی سے لکھا ہے۔
تا حق حق خدا کی جناب سے فیصلہ ہو۔ فقط۔ العبد عبد اللہ احمدی

پادری گولڈسمتھ صاحب کہتے ہین۔ کہ اچھا یسوع مسیح کے صلیب پر نہ مرنیکا ذکر انجیل مین کہان ہے تبلا دیجیو۔

خادم مسیح اگر آپ حق کا ظاہر ہونا چاہتے ہین۔ تو جلسہ کرو۔ اور جلسہ مین طرفین سے ایک ایک صاحب منصف مقرر ہون آپ اور مین اپنے اپنے دلایل پیش کرینگے اسکے بعد جو کچھ کہ نتیجہ ہے وہ ظاہر ہوگا۔

پادری صاحب ۔ ہم جلسہ نہین کرینگے اور نہ کسی کو منصف قرار دینگے اگر آپ کو بتلانا ہو تو اسی وقت اپنی دلایل تبلا دیجیو پھر بائبل منبر پر موجود ہے لیجیے۔

خادم مسیح آپ اپنا دلی عقیدہ لکھہ دیجیے۔ اسکے بعد اسوقت ثبوت دیا جائیگا۔ مگر اس ثبوت سے جیسا نتیجہ نکلنا چاہئے ویسا نہین نکلیگا۔ کیونکہ آپ فرماوینگے کہ میرے دلایل مضبوط ہین اور مین کہونگا کہ میرے دلایل مضبوط ہین اگر دو صاحب منصف ہون تو بہت احسن ہے میرے خیال مین ڈاکٹر سکندر لعل صاحب اور منصف صاحب عدالت دیوانی ان حضرات کو منصف گردانکے ان کے روبرو فریقین کے دلائل پیش ہون تو بہت خوب ہے۔

پادری گورنی صاحب پہلے آپ لکھہ دیجیے کہ یہی انجیل اور توریت جو اسوقت میز پر موجود ہے اس پر میرا ایمان ہے اور مین انکو وہی کتا مین یقین کرتا ہون کہ جو نزول کے وقت تہیں۔

خادم مسیح میرا ایمان ہے کہ اللہ جل جلالہٗ کی طرف سے انجیل و توریت زبور نازل ہوئے ہین اور اب آپکا یہ سوال کہ بعینہ وہی کتابین ہیں یا نہین۔ مین کہتا ہون کہ خدا کے کلام مین اختلاف نہین ہوتا۔ جس بات کو آپ انجیل سے ثابت کرنا چاہتے ہین اسی انجیل سے اسکے خلاف مین حضرت عیسیٰ کا صلیب پر فوت نہ ہونا ثابت کرنیکے لیے طیار موجود ہون ہان آپ اگر ایک جلسہ کرکے میرے دلایل کو توڑ کر اختلاف کو اٹھا دینگے اسوقت مین سوال کے جواب دینے پر مجبور ہونگا۔

پادری گوری صاحب ۔ یسوع مسیح کے صلیب پر نہ مرنیکا ثبوت انجیل سے پیش کیجیے۔ اسی وقت اسکا اختلاف اٹھا دیا جاویگا جلسونکی ضرورت نہین اور نہ منصفون کی ضرورت ہے۔

خادم مسیح بہت خوب جناب پادری گولڈسمتھ اور آپ اتنا ہی لکھہ دیجیو کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر مرگئے اور پھر زندہ ہو گئے یہی ہمارا دلی عقیدہ ہے اور پھر یہ عاجز اُسی وقت مسیح کے صلیب پر نہ مرنیکا ثبوت پیش کرتا ہے۔

پادری نانیا صاحب نے ایک انگریزی کتاب مین سے پڑھکر ترجمہ کرکے سنایا کہ عیسایٔونکا یہی عقیدہ ہے یسوع مسیح صلیب پر مرے اور ہمارے گناہونکا کفارہ ہوئے پھر زندہ ہوکر آسمان پر چڑھ گئے اسی کتاب پر دستخط کر دیتے ہین آپ لیجائیے۔

خادم مسیح ۔ مین عام عیسایٔون کا عقیدہ دریافت نہین کرتا نہ انگریزی دان ہون اسی کا ترجمہ اُردو مین لکھہ دیجیو اور خدا کو حاضر و ناظر جان کے اسپر پادری صاحب گولڈسمتھ اپنا بھی یہی عقیدہ ہونا ظاہر کرکے دستخط کر دیوین اور آپ صاحبون کے بھی اسپر دستخط ہون۔ مین بشپ صاحب کے دلی عقیدہ سے آگاہ ہونا چاہتا ہون۔

پادری گولڈسمتھ ۔ میرے دستخط کی کیا ضرورت ہے ہمارا ایمان انجیل پر ہے یعنی ہمارے دستخط سے پہلے آپ مسیح کے صلیب پر فوت نہ ہونیکی دلیل پیش کرو۔

خادم مسیح اچھا جناب آپنے کل اپنی لیکچر مین گوشت کھانے اور خون نہ کھانیکے اعتراض کے جواب مین جو آیت بیان کی ہے اسکو نکال دیجیے اسپر پادری صاحب نے کتاب احبار باب ۱۷ آیۃ گیارہ تا سولہ ۔ نکال کر پیش کیا اوسمین یہ فقرہ موجود تہو۔

کیونکہ بدن کی حیات لہو مین ہے جو شخص شکار کرے تو اسکا لہو بہادے کیونکہ یہ ہر ایک بدن کی جان ہے اسکا لہو جان کی جگہ ہے اسلیے مینے بنی اسرائیل کو حکم کیا کہ گوشت کا لہو مت کہاؤ ہر جسم کی زندگی اسکا لہو ہی جو کوئی اسے کہاویگا کٹ جاویگا۔

جناب پادری صاحب ۔ ملاحظہ فرمائیے اور غور انصاف کیجیے جب یسوع مسیح علیہ السلام کے صلیب سے اتارنے کے بعد جھید نے پسلی سے لہو نکالا دیکھو یوحنا ۱۹ باب اس سے ثابت ہوا کہ یسوع مسیح نہین مرے اور زندہ اتر گئے اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت چاہیے یہ سنکر پادری صاحب نے فرمایا مین اس تقریر کو ابھی نہین سمجھا اس پر جناب مولوی عبدالقادر صاحب قاضی نے کہا کہ آپ لہو کو توریت کے مطابق عین جان یقین کرتے ہین پادری صاحب نے کہا ہان توریت پر ہمارا ایمان ہے اور ہم یقین نہ کرین۔

بیشک لہو مین جان ہے تو جب عیسیٰ کے جسم سے صلیب دینے کے بعد بھی خون نکلا تو ثابت ہوا کہ عیسیٰ مین جان موجود تھی

پادری نانیا صاحب آہا آپ کی یہی غلطی ہے۔ کہ یہ خون نکلنے کا ذکر صلیب پر مرنے کے پہلے کا ہے جب انجیل کھولکر دیکھی گئی تو وہان یہ واقعہ جان دینے کے بعد کا نکلا یہ دیکھکر پادری صاحب خود ہی خاموش ہوگئے اور جواب نہ دیا۔

پادری گولڈسمتھ صاحب انجیل مین لہو اور پانی کا نکلنا لکھا ہے مینو کہا کہ لہو اور پانی نکلنے کے یہی معنے ہین کہ لہو بہ کر نکلا۔ اب فرمایئے کہ آپکا دلی عقیدہ کیا ہے تحریر فرما کر دستخط کر دیجیے۔

پادری گولڈسمتھ صاحب ہمارا عقیدہ جو کچھ ہے لکھنے کی ضرورت نہین

خادم مسیح اگر لکھہ نہین دیتے ہو تو زبردستی نہین صرف اتنا کیجیے کہ مین اسوقت دعا کرتا ہون کہ اے ہمارے وحدہٗ لاشریک خدا فریقین سے جو لوگ دلین عقیدہ کچھہ رکھتے ہین اور زبان سے کچھہ کہتے ہین اسکا فیصلہ تیرے دربار مین ہے اسی پر سب حاضرین آمین کہین۔

پادری گوری صاحب غصہ مین آکر نہ ہم آپکو لکھدیتے ہین نہ آپکے دعا کرنے پر آمین کہتے ہین۔ آپکے پیغمبر صاحبنے تو گیارہ بیبیان کیں ایسا اور ویسا وغیرہ بیجا تہمت و طعن سید الطاہرین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر کرکے ہمارا دل دکھانے لگے۔

خادم مسیح اگر خوشی سے لکھدیتے ہین تو پادری صاحب اپنا عقیدہ لکھدین نہین تو کوئی زبردستی نہیں آپکو خلاف تہذیب کلام زبان سے نکالنا اصل بحث کو چھوڑ کر اور طرف نہ جانا چاہیے ہان آپ صاحبان ہماری دعا پر آمین کہین یا نہ کہین اختیار ہے اللہ جل جلالہٗ دلونکے عقیدونکو جانتا ہے مولوی عبدالقادر صاحب وقاضی عمر صاحب سے مخاطب ہو کر کہا مین دعا کرتا ہون آپ معہ نون صاحب آمین کہین۔

دُعا

اے ہمارے حاضر و ناظر خدا تو دانا بینا ہے آج کے روز پادری صاحب پر ہر پہلو سے اتمام حجت کر دیگئی اسوقت جو صاحب حق کو چھپاتے ہین انکا فیصلہ تیرے دربار مین ہے حق کیا ہے تو ہی ظاہر کر دے آمین ثم آمین انشاءاللہ تعالیٰ مین امید کرتا ہون کہ اللہ جل جلالہٗ کے فضل و کرم سے عنقریب مین اسکا فیصلہ ہو جائیگا کہ فریقین مین سے کون حق پر ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔

مصادرات صدر انجمن احمدیہ

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نقل ریزولیوشن نمبر ۶۶ ارسال خدمت ہے۔ شائع کر کے مشکور فرماویں۔ نمبر ۶۶ روئداد اجلاس چیف انجمن احمدیہ ہندوستان مجلس معتمدین میں پیش ہوئی جس پر قرار پایا کہ ایک انجمن انجمنہا احمدیہ ہندوستان کے تجویز کرنیں کوئی حرج نہیں لیکن تبلیغ اور تحریک کے لئے یہ ضروری ہے کہ مجوزہ سالانہ جلسہ ہندوستان کے کسی مقام میں ہو قادیان میں ایسا جلسہ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں اور ایام جلسہ میں اتنا وقت بھی نہیں ہوتا اس انجمن کا نام انجمن احمدیہ ممالک متحدہ رکھا جا سکتا ہے اور صدر انجمن کیساتھ براہ راست اس انجمن کا سکریٹری خط وکتابت کر سکتا ہو قادیان میں کسی سفر کی ضرورت نہیں بلکہ اسکی بجائے ایک جنرل سکریٹری اس انجمن کا تجویز کیا جاوے اور ایک صدر مقام مناسب جگہ پر رکھا جاوے اس انجمن کے سالانہ جلسے مختلف مقامات میں حسب تجویز انجمن ہوتے ہیں اور ان میں شامل ہونیکے لئے صدر انجمن اور نمایندہ گون کو بھی بھیج سکتی ہے والسلام۔ محمد علی سکریٹری۔ ۱۳ مارچ ۱۹۱۱ء

بخدمت ایڈیٹر صاحب اخبار بدر قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مہربانی فرما کر ذیل کا اعلان اخبار میں شائع فرما کر مشکور فرماویں۔

اعلان

خدا کا شکر ہے کہ کلکتہ میں بھی احمدی احباب نے باقاعدہ انجمن احمدیہ قائم کی ہے جس کے باقاعدہ اجلاس ہوتے ہیں اسواسطے خاص کلکتہ اور اس کے گردو نواح کے احمدی احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ حافظ محمد امین وغلام نبی احمدی ۱۲۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ کے مکان پر تشریف لیجا کر شامل جلسہ ہوا کریں اور جلسہ کی کاروائی سے دلچسپی لیا کریں امید ہے کہ حافظ صاحب موصوف احمدی احباب سے آگاہ ہو کر انکو تاریخ انعقاد جلسہ سے اطلاع دیا کریں تا تمام احباب کی تشریف آوری سے جلسہ کو رونق ہو اور احباب کا باہمی تعلق محبت ترقی کرے

والسلام سکریٹری صدر انجمن۔

نامہ صادق

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ابی المکرم استادی المعظم حضرت خلیفۃ المسیح المہدی۔ السلام علیکم وعلیٰ من لدیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور کا غلام ضلع امرتسر کا دورہ ختم کر کے داخل ریاست کپورتھلہ ہو گیا ہے ضلع امرتسر میں عاجز ۱۴ جگہ گیا ۱۷ وعظ کئے ۱۳ نئے سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے جنکی درخواستیں برائے قبولیت حضور کی خدمت میں بھیجی گئیں۔ ۲ انجمنیں نئی قایم ہوئیں بدر کے واسطے ۲ نئے خریدار ملے۔

شہروں کی نسبت گاؤں کے لوگ غریب بہت جلد توجہ کرتے ہیں محبت سے کلام سنتے ہیں اکثر دین سے بہت ناواقف ہیں اور واعظین کے از حد محتاج ہیں

متفرقات

انجمن احمدیہ فیروزپور یہاں کے احباب اپنی انجمن کے ماہواری جلسے نہایت اہتمام سے کرتے ہیں ماہ جو ماس ۱۲۔ فروری کے جلسہ کی رپورٹ پہنچی ہے جسمیں عہدہ داروں کا انتخاب درج ہے (۲) لائبریری کے قایم کرنیکی تجویز۔ (۳) دو لاکھ کے چندہ میں ... حصہ لینے کے لئے احباب نے اپنی طرف سے چھ سو سات روپے دینے کا وعدہ کیا جس میں بابو نصیر احمد شیخ احمد اللہ صاحبان کے پچاس پچاس روپے ہیں شیخ امیر الدین کے للعہ باقی بھائیوں کے تیس تیس یا للعہ اور عہ۔ اللہ تعالیٰ ان کی ہمتوں میں برکت دے (۴) نماز جمعہ کا انتظام (۵) شاخ دینیات میں بچوں بھیجوانے اور اسکی مالی امداد کی تحریک (۶) مدرسہ کی عمارت کے لئے چندہ دینے والوں کو بقایا صاف کرنیکی طرف توجہ دلائی جاوے (۷) اسلام پر ایک لیکچر جو انشاء اللہ کسی آئندہ اشاعت میں درج ہو سکے گا اس سے زیادہ اس رپورٹ کے اندراج کے لئے جگہ نہیں نکال سکتا اور نہ میرے نزدیک اسکی ضرورت ہے۔

ملتان والو! توبوا الی اللہ جمیعاً برادرم فخر الدین اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ملتان ایسا پر رونق شہر جو بہت سے بزرگوں کے مزاروں کی وجہ سے خصوصیت کے ساتھ اس بات میں مشہور تھا کہ یہاں طاعون نہیں آئیگا طاعون میں ماخوذ ہے تقریباً ⅔ شہر خالی ہو چکا ہے پھر بھی اموات کی اوسط تین سو روزانہ ہے ہمارے ایک احمدی بھائی بھی اسمیں شہید ہوئے ہیں۔ احباب نے اسکی تجہیز وتکفین حضرت مسیح موعود کے حکم کے مطابق کی جو آپنے ایسے شہداء کے متعلق نافذ فرمایا تھا۔ اس اخلاقی جرات پر امیر المومنین نے بھی اظہار پسندیدگی فرمایا اللہ تعالیٰ سب بھائیوں کو اپنے حفظ وامن میں رکھے۔

زمینداروں کی کانفرنس مکرم منشی سراج الدین صاحب عہدہ انسپکٹری کی پنشن کے ساتھ ہی اپنے سر میں یہ سودا لائے تھے کہ زمینداروں کی حالت بہت قابل رحم ہے پس حتی الوسع انکی بہتری کی تجاویز وبہبودی کی تدابیر بقیہ زندگی کا فوٹو ہوگا۔ چنانچہ آپنے ایک اخبار زمیندار جاری کیا اس پبلک نے جیسی کچھ دلچسپی لی اور زمیندار بھائیوں نے جو کچھ امداد کی وہ ظاہر ہے تاہم مسلسل ناکامیوں نے اس جوانمرد پیر دانا کو جسکے پہلو میں دل اور دل میں درد اور درد میں قومی احساس ہے مایوس نہیں کیا۔ بلکہ وہ آگے سے بھی بڑھکر اپنے کام میں مشغول ہے اب آپنے ایک کانفرنس منعقد کی ہے جسکا دوسرا اجلاس کریم آباد متصل وزیر آباد میں ۲۴-۲۵ اپریل کو ہوگا۔ اس میں اخلاقی۔ تمدنی تعلیمی۔ حرفتی اصلاح کے متعلق بحث ہوگی ہر مذہب کے زمینداروں کو مدعو کیا گیا ہے اسلئے میرے نزدیک بہت بہتر ہے اگر ہمارے احمدی بھائی بھی اسمیں شریک ہوں مجھے امید ہے میرے دوست منشی صاحب احمدیوں کے جذبات اور دیوز کا لحاظ رکھینگے جو لوگ جانا چاہتے ہیں وہ اپنے تشریف بری سے تین روز پہلے اطلاع دیں تا انتظام میں سہولت ہو۔

ہندوستان کی مردم شماری

سنہ ۱۹۱۱ء میں ہند کی مردم شماری ہوگی جسکے لئے ابتدائی انتظامات ابھی سے شروع کر دیئے گئے ہیں۔ میں اپنی تمام احمدی قوم کو اس موقعہ پر متنبہ کرتا ہوں کہ وہ اپنے متعلق کافی انتظام فرمائیں کوئی گاؤں ایسا نہ رہ جائے جہاں کے احمدی اپنے نام معہ بال بچوں کے نہ لکھائیں اس سے پہلی مردم شماری میں کچھ ہمارے بھائیوں نے تساہل کیا اور کچھ فارم پر کرنیوالوں کی مہربانی ہوئی اور بعض کو بہم ہمام کے احکام کی اطلاع نہ ہوئی اسلئے تمام نام درج نہ ہو سکے اس دفعہ میں یقین کرتا ہوں کہ صدر انجمن احمدیہ اس بارے میں کافی انتظام کریگی یہ بھی اخبار میں پڑھا ہے کہ مذاہب صرف آٹھ نمبر لکھے گئے ہیں بدھ۔ سکھ زرتشتی مسلمان ہندو۔ عیسائی یہودی۔ مگر اس سے یہ مراد نہ ہوگی کہ ہر مسلمان کو اس فرقہ کے لکھانے میں دقت پیش آئے جس کے ساتھ اسے تعلق ہے۔

بقایا داروں کیلئے۔ جن صاحبوں کے ذمہ ۱۹۰۹ء کا بقایا ہے [illegible]

انتخاب الجرائد

امریکہ میں مسلمان - سلطنت عثمانیہ سے تقریباً ۹۰ ہزار مسلمان ترک وطن کر کے امریکہ پہونچے ہیں۔ ترکی مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے برازیل میں دو ترکی قنصل ہیں - جنوبی امریکہ کی ریاست ارجنٹائن میں (۷۰۲۰) مسلمان ہیں - یوروگوئے - پرگیوئے اور چلی میں ان کی تعداد ۱۹ ہزار ہے۔ ارجنٹائن سے عربی کے ۵ - اخبار نکلتے ہیں جن کے نام یہ ہیں - الزمان - الاسلام - الصدیق - الرموز الحقائق - برازیل میں (۱۰۰۶۰۰) مسلمان ہیں - یہاں سے بھی عربی کے کئی اخبار جاری ہوتے ہیں - مثلاً ابوالہول المنظر - العدل - المنار - الفقر - الصواب - امریکہ کے بعض دیگر حصص میں کے مسلمانوں کی تعداد حسب ذیل ہے - چلی ۱۵۰ پیگو ۳ یوروگوئے ۵۰۰ - پیرو ۵۰۰ برٹش گائنا ۲۱۲۰۰ ہنڈوراس ۱۲۰ - ٹیلیزہ ۳۰۵ جمائکا ۳ ہزار ٹیلیٹیکو آئیلینڈ ۵۸ - جزائر شارلوٹی ۱۰۵۰۰ - گوارڈیلوپ ۳۰۰ - مارٹینک ۲ ہزار فرنچ گائنا ۱۵۷۰ ایکویڈور ۲۰ پناما ۲۰۰ میکسیکو ۵۰۰ نو آبادیہا کے ڈچ ۳۵۰۰ جنوبی امریکہ اور وسط امریکہ میں مسلمانوں کی مجموعی تعداد ۱۶ لاکھ کے قریب ہے۔

میں مسمی کریم بخش پیش خدمت حضور سراج الملتہ والدین حال وارد ملتان - کابل سے دو دن ہی روانہ ہو کے کر ملتان اپنے وطن میں رخصت لے کر آیا ہوں اور متعلق اس خبر کے پوری صحیح واقفیت رکھتا ہوں - اصلی ماجرا یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالغنی جو کہ پہلے ایک معمولی حالت کا آدمی تھا - لیکن امیر صاحب نے اُسکو رفتہ رفتہ بڑے اقتدار پر پہنچا دیا - تین ہزار روپیہ کلدار تو اُسکی بمعہ اُسکے دو بھائیوں کے تنخواہ تھی اب مدارس کی پروفیسری پر تعینات تھے - اور شہر کی مجسٹریٹی بھی تھی اور بہت ہی معتمد علیہ تھے - ڈاکٹر عبدالغنی نے اسکول میں خفیہ ایک پارٹی تیار کر رکھی تھی - اور ہمیشہ سلطنت کے برخلاف منصوبے باندھتے تھے - چنانچہ انہوں نے یہ رائے پاس کی کہ اول ایک درخواست واسطے پارلیمنٹ کے دی جاوے - اگر پارلیمنٹ مقرر ہو گئی تو بہتر ورنہ امیر صاحب کو شہید کر دیا جاوے - چنانچہ انہوں نے ایک درخواست دی کہ پارلیمنٹ مقرر فرمائی جاوے جس کا امیر صاحب نے کچھ جواب نہ دیا - پس انہوں نے خفیہ بندوبست کیا کہ امیر صاحب کو شہید کیا جاوے اور خود کابل کے بادشاہ بن بیٹھیں - اور اس مدعا کے پورا کرنے کے لئے قریباً دو ہزار آدمی اپنے ساتھ ملا لیا - اور پانچ غلام بچوں کو اس کام پر تعینات کیا کہ وہ موقع پا کر امیر صاحب کو شہید کریں اور جسکو اپنے ساتھ ملاتے اُس سے قرآن شریف پر مہر کرواتے کہ وہ اس راز کو افشا نہ کرے - لیکن اس گروہ میں سے دو آدمیوں نے جو سلطنت کے حقیقتاً خیر خواہ تھے - اور مصلحتاً اُن مفسدہ پرداز لوگوں کے ساتھ بھی ملے ہوئے تھے جب دیکھا کہ معاملہ قریب ہے تو انہوں نے امیر صاحب کی خدمت میں بذریعہ عریضہ اس سارے مفسدہ کی قلعی کھولدی - امیر صاحب ادام اللہ ملکہٗ نے بڑی غور اور تامل اور خفیہ تحقیقات کے بعد مفسدہ پردازوں کو گرفتار کر لیا - اور وہ قرآن شریف بھی تلاشی میں مل گیا - جس پر مفسدہ پردازوں کی مہریں ثبت تھیں - اب دیکھیئے نمک حراموں کی کیا گت بنتی ہے اور افواہ مشتہرہ اخبارات سراسر لغو اور غلط ہے - بلکہ آغا محمد عمر خان اور اُن کی والدہ مکرمہ جیسا خیر خواہ اور جان نثار تو امیر صاحب کا کوئی بھی نہیں ہے - معلوم نہیں ہے - کہ ایسی غلط اور مضر افواہیں کہاں سے نکلتی ہیں - زیادہ افسوس اس بات پر ہے - کہ ہمارے ہندوستان کے آدمیوں نے ایسی نمک حرامی کی ہے کہ جس کے لئے ہم سب ہندوستان کے لوگ شرمسار ہیں - اور اب ہاتیوں کے لئے بھی آئندہ کو بے اعتباری ہو گئی - ؎

چو از قومے یکے بیدانشی کرد ۔ نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

(کریم بخش) منقول از پیسہ اخبار

بوشہر - کا تار مظہر ہے کہ بندر عباس میں تمام محکمہ جات انتظامی و مالی ڈاک و چنگی خانہ وغیرہ حامیان مشروطیت کے ہاتھ آ گئے -

فوج ایران - اخبار نوو ریمیا لکھتا ہے کہ ایران کی شاہی فوج نے جسکی تعداد ۱۵۰۰ تھی - اوس دیہات پر جن میں روسی لوگ آباد تھے ناگہانی حملہ کیا اور تمام کو آگ لگا کر برباد کر دیا - بچوں عورتوں تک کو نشانۂ توپ و بندوق کیا گیا اب کوئی شک نہیں ہے کہ وہ وقت آ گیا - جبکہ روس کا آہنی پنجہ ایران کی گردن میں گڑ جائیگا -

قومی جماعت نے ادرمیہ کے سلح خانہ پر قبضہ کرنیکے علاوہ معتصم السلطنت کو بھی گرفتار کر لیا ہے -

حسن فہمی ایڈیٹر اخبار سربستی کے مارے جانے سے سخت ناراضی اور جوش پھیل رہا ہے - اس کی ہلاکت کو آزادی رائے پر بمنزلہ حملہ کے تصور کیا جاتا ہے وزیر اعظم نے وعدہ کیا ہے کہ قاتل کی سخت تلاش کی جائیگی -

ضلع مدناپور کے پانچ دیہات پر بحکم گورنمنٹ بنگالہ تعزیری پولیس قائم کیگئی - چھ ماہ کے لئے -

آگرہ جیل میں تین آدمی جعلی سکہ بنانے کے جرم میں ماخوذ تھے انکو پانچ پانچ سال قید سخت کی سزا ہوئی

اگلے سال ناگپور چھندوارنا کی ریلوے بنانا شروع کرینگے ۹۹ میں ہوگی - لاگت ساٹھ لاکھ -

بوشہر سے خبر آئی کہ یہاں بھی شاہ ایران کے خلاف شورش پھوٹ پڑی - حالت نازک ہے -

ہانگ کانگ میں منجملہ ۱۹۱ چنڈو خانوں کے بیس اڈے حسب معاہدہ حکماً بند کئے گئے ہیں -

اٹلی میں امداد زلزلہ میں ایک کروڑ ۱۲ لاکھ کا نقد چندہ وصول کیا گیا - ۲۷ لاکھ باقی ہے -

دریائے البی کی وادی میں سخت طوفان آیا - قصبہ کانن برگ ۱۴ - آدمی ڈوب گئے -

لاہور کے موضع جامن کے باشندوں پر تعزیری پولیس اور ایک سال کے لئے اضافہ کیگئی -

مدراس میں ایک ریلوے ترچناپلی سے نیرو تی تک بنائینگے - بصرف ۷۰ لاکھ فاصلہ ۹۵ میل -

بمبئی کے کارخانہ اکبر بلز میں سخت آگ لگی قریب ڈیڑھ لاکھ کا ذخیرہ جل کر راکھ ہو گیا

تاریک سے خبر آئی کہ وہاں ہیضہ بزور پھوٹ پڑا - یاتروں کا جانا حکماً بند کیا گیا -

مسلمانان بلگیریا سخت مصائب میں مبتلا ہیں - غیر مسلم بلگیرین ان پر سخت مظالم توڑ رہے ہیں کل آستانہ علیہ میں ان لوگوں کی اظہار ہمدردی کی غرض سے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا بالاتفاق قرار دیا کہ تمام حاضرین مع باقی اہل ملت بلغاریہ کی آزادی تسلیم نہیں کرینگے - تا وقتیکہ مسلمانان بلغاریہ کی تکالیف کو رفع کرنے اور ان کے ساتھ خوش معاملگی کا معاہدہ نہ ہو جائے -

خوش خان دیبٹر زمی اسپکٹر آجکل قادیان میں مقیم ہیں - ڈاکٹر بشارت احمد بمعہ اہل و عیال قادیان میں رخصت لیکر تشریف لائے ہیں - مئی کے اخیر تک ٹھہریں گے -

دفتر بدر قادیان دارالامان سے طلب کرو

براہین احمدیہ ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے جواب میں دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر ہے اسکی کئی پیشگوئیاں اب پوری ہو رہی ہیں قیمت بے جلد ۵ر مجلد ۶ر

درثمین ۔ حضرت اقدس کی جتنی نظمیں ہیں انکا مجموعہ مجلد ۸ر بے جلد ۶ر

شہادت القرآن ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی شہادۃ القرآن کا علمی دندان شکن جواب تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب قیمت ۴ر

معیار الصادقین ۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول ۔ مسیح موعودؑ کے دعاوی کا ثبوت قیمت ۳ر

ظہور المسیح ۔ اکثر مختلف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات ۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے قیمت ۶ر

سراج الشہادتین ۔ مصنفہ فاضل امروہی مولوی محمد احسن صاحب ۔ مولانا عبداللطیف شہید کی پیشگوئی سورہ یٰسین سے قیمت ار

القول الصحیح ۔ اردو نظم میں مسیح موعود کی دعاوی کا ثبوت قیمت ار

البرہان الصحیح ۔ پنجابی نظم میں قیمت ۲ر

عصمت انبیاء ۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں ۔ قیمت ۸ر

غلامی ۔ اسلام میں غلامی کن معنوں میں جائز ہے ۔ قیمت ۳ر

فتح المبین ۔ پنجابی نظم ۔ دلائل وفات مسیح میں قیمت ۴ر

مورکہ سیدھ ۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں انکے جواب قیمت ار

چشمہ مسیحی ۔ حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی ۔ قیمت ۳ر

آئینہ صداقت ۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت ۸ر

مبادی الصرف ۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین قیمت ۸ر

جنگ مقدس ۔ عبداللہ آتھم کا حضرت اقدس کو مباحثہ قیمت ۸ر

شری نہکلنک درشن ۔ حضرت اقدس مسیح موعود شری نہکلنک اوتار ہیں اسکا ثبوت ۔ قیمت ۸ر

کشن لیلا ۔ لیکھرام کی ہلاکت قیمت ۸ر

سیر پرندہ ۔ تمام شکاریوں کے پرندوں کے بیش معلومات کا ذریعہ بالتصویر بہم بہجاے ہیں

براہین احمدیہ جو حضرت صاحب نے اپنے اہتمام سے چھپوائی ۱۲ عہ کو ملسکتی ہے ۔

عیسائی مذہب ۔ عیسائیوں کی تردید میں اور مسیح کا صلیب سے بچکر کشمیر جانا ثابت کیا ہے قیمت ار

اسلام کی پہلی کتاب ۔ سمر مردعاوی مسیح موعود کامدلل بالوثوق مجموعہ قیمت ۸ر

معیار حق ۔ سچے مذہب کی شناخت کے بارہ میں قیمت ار

نظم مستورات کا من اللہ داد خان ۔ نظم پنجابی کی شوق انگیز کتابیں قیمت ہر ایک ۸ر

الاستخلاف ۔ شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں قیمت ۲ر

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجرب سرمہ

خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں یہانتک کہ نوجوانوں کو دیکھو کہ وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں ۔ اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لیے ایک مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اسکے اصلی ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدیق فرمائی ۔ حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ برین حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے جو مسلم شاہی ہیں یہی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے ممیرا حاصل کرنیکے بعد میں نے حضرت حکیم صاحب ممدوح کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمہ کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ممیرے کیساتھ ترکیب دیکر طیار کیا ہے اور اب فائدہ عام کیلئے مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اسلیئے ہر ایک قسم کے سرمہ کی قیمت جدا جدا ہے مریضان چشم اگر سرمہ طلب کرتے وقت اپنی بیماری کی تفصیل لکھکر بھیجا کریں ۔ تو حضرت مولوی صاحب ممدوح سے مشورہ کر کے جو سرمہ اسکے لئے تجویز کرینگے وہ بھیجدیا جاویگا ۔ قیمت ممیرا قسم اول ۱۲ عہ ۔ قیمت ممیرا قسم دوم سے ۳ر فیتولہ جسکو لوگ اڑھائی سو روپیہ فیتولہ بیچتے ہیں اگر اصلی ممیرا نہ ہو تو واپس کر کے قیمت لے لو ۔

علاوہ ازین میرے پاس لنگی پشاوری ہر قسم ریشمی وسوتی و سیاہ و بادامی ماشی و سفید ماشی زرد و سبز قیمت ۱۰ سے ۵ روپے تک ۔ ۳ سے ۶ تک دسوتی پشاوری ہر رنگ ۱۲ سے ۳ روپیہ تک پلہ ریشمی وکلاہ کابلی ہر قسم وہر رنگ و پٹکہ تسری جس کو لوگ ریشمی بولتے ہیں ۱۲ سے ۵ روپے تک میری دوکان میں موجود ہیں جو چیز پسند نہ ہو معقول وجہ بیان کر کے خریدار کو واپس کرنیکا اختیار ہے خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ۔

المشـــــــــــــتہر

احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

مترجم قرآن شریف

پسندیدہ حضرت امیر المومنین ضمیمہ تفسیر کیساتھ جسکا سامنے رکھنا ضروری ہے خوشخط مجلد ۔ قیمتی ۱۲ ر

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کے واسطے یہ دوائی یہ ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزا مخفی ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے ۔ جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرماسکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت ہم فارسی میں نقل کر دیتے ہیں ۔ مقوی جمیع اعضاء ۔ نافع صرع مشتہی طعام ۔ قاطع بلغم و ریاح ۔ بواسیر بادی و جذام و استسقاء و مندوی زنگ و تنگی نفس ودق و نفخ و حیض و فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلس البول ۔ سیلان منی ۔ یبوست او جاع مفاصل وغیرہ وغیرہ بلکہ محیط اعظم میں یہانتک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے ۔ اگر پورے لوازمات کیساتھ انسان کھائے تو کبھی بوڑھا نہ ہو ۔ غیرہ تو ایک مبالغہ ہی ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت مفید شے ہے ۔ صاحب لسان المفردات لکھتے ہیں کہ اس میں قوت تریاقیہ ہے جریان اور ضعف باہ کو دور کرتی ہے ۔ اور تمام اعضاء کو قوت دیتی ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کیوقت استعمال کرنی چاہیے قیمت ایکتولہ عہ ، دو تولہ عا ۔ اور پانچ تولہ کی قیمت چار روپیہ ایک تولہ سے کم فروخت نہیں ہوتی ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ۔ جلد منگوائیں ۔

خریداران بدر کیلئے ایک تحفہ

صاحبان ! اگر اپنے پروردگار کی کلام کا کچھ بھی شوق ہے اور آپ یہ چاہتے ہیں ۔ کہ قرآنی دعائیں جو کہ مستجاب ہیں اپنے موقع میں پڑھیں ۔ تو سے رسالہ ادعیۃ القرآن بترجمہ اردو بقیمت ۲ر معہ محصول ڈاک منگا کر پڑھیں چونکہ ۲ر کا وی ۔ پی نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے درخواست ۵ر سے کم نہ ہونی چاہیے اور بارہ ۲ر کے ٹکٹ بھیجدیں

نوٹ :۔ ۵ جلد کے خریدار کو ایک جلد اور دس جلد کے خریدار کو ۲ جلدیں مفت دیجاویں گی ۔

المشـــــــــــــتہر

ابن عباد اللہ السید محبوب شاہ مقام داتہ ۔ ڈاکخانہ مانسہرہ ۔

(ہزارہ)

حضرت مولینا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

(پارہ دوم)

(بقیہ رکوع نمبر ۶)

لعلکم تتقون۔ اس رکوع میں تقوے کی بات چلی ہوئی ہے لیس البر میں تقوی کے اصول بتائے ہیں۔ اب قصاص کے حکم میں فرماتا ہے کہ لعلکم تتقون ہے۔ یہ جانوں کے متعلق تقوی کا جو بیان فرمایا اب مال کے متعلق جو تقوی ہے وہ بیان کرتا ہے۔

اذا حضر۔ حاضر ہونے کی دو صورتیں ہیں ایک شدت بیماری۔ دوم یہ کہ موت ہی آجائے پس ایک شق کے لحاظ سے تو یہ معنے ہوئے۔ کہ جب کوئی ایسا بیمار ہو تو وصیت کر دیا کرے اپنے مال کے متعلق۔ وصیت کس کے لئے ہو۔

للوالدین۔ اپنے ماں باپ کے واسطے۔ کیا وصیت ہو۔ ایک تو یہ معنے ہیں کہ اپنے ماں باپ کہ جائے میرے بعد یوں انتظام کرنا۔ دوم یہ کہ اپنے ماں باپ کے حق میں وصیت کر جائے اس صورت میں جبکہ وہ شرعی قانون کے لحاظ سے ترکہ کے وارث نہ بن سکیں۔ مثلاً وہ کافر ہوں غلام ہوں یا اپنے بیٹے کے قاتل ہوں پس ان صورتوں میں وارث اگر ان کے لئے وصیت کر جائے تو جائز ہے یا یہ مطلب کہ ان کو اپنے کاموں کا وصی کر دے۔ یہ سب احکام بھی جہاد کی تمہید میں ہیں کیونکہ جنگ کا زمانہ تھا اس لئے صحابہ کو فرمایا اپنی وصیتیں کر چھوڑو۔ اور اگر حضر کے معنے یہ ہوں کہ موت آہی جائے تو پھر یوں معنے ہونگے کہ لکھی گئی ہے تمہارے لئے وصیت جو والدین اور اقارب کے متعلق ہے وہ بالکل مناسب ہے اور حق ہے متقیوں پر کہ اس کے مطابق عملدرآمد کرو۔ وہ وصیت کہاں لکھی ہے؟ دیکھو پ ۴ سورۃ نساء کا دوسرا رکوع وصیکم اللہ

ان اللہ سمیع علیم۔ فرماتا ہے کہ ہم علیم خدا ہیں سمجھ بوجھ کر حصص مقرر کئے ہیں اور وصیتوں کے بدلانے کو بھی سنتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ ناراً خالداً فیہا۔

فمن بدلہ۔ اب سن لو کہ کیا کچھ تبدیل کیا گیا ہے۔ سب سے اول تو یہ کہ لڑکیوں کو ورثہ نہیں دیا جاتا۔ خدا تعالی نے عورت کو بھی حرث فرمایا ہے اور زمین کو بھی ایسا ہی زمین کو بھی ارض فرمایا ہے اور عورتوں کو بھی۔

فانما اثمہ۔ چنانچہ اس کا نتیجہ دیکھ لو کہ جب سے ان لوگوں نے لڑکیوں کا ورثہ دینا چھوڑا ہے ان کی زمینیں ہندوؤں کی ہو گئی ہیں جو ایک وقت سو گھماؤں زمین کے مالک تھے اب وہ بیگھہ کے بھی نہیں رہے یہ اس لئے کہ صریحاً پ ۴ نساء رکوع ۲ میں فرمایا۔ ولہ عذاب مھین اب اس سے زیادہ اور کیا ذلت ہوگی۔ عورتوں پر جو ظلم ہو رہا ہے وہ بہت بڑھ گیا ہے۔ خدا تعالے فرماتا ہے

ولا تمسکوھن ضراراً۔ دوسرا۔ وعاشروھن بالمعروف۔ تیسرا۔ ولا تضاروھن۔ چوتھا۔ ان کرھتموھن۔ پنجم۔ ولھن مثل الذی علیھن باوجود اس کے وراثت کا ظلم بہت بڑھ رہا ہے پھر دوسرا یہ بعض ظالم عورت کو لٹکا رکھتے ہیں نہ طلاق دیتے ہیں۔ فمن خاف من موص جنفاً او اثماً۔ اس حکم وصیت میں ایک اور وصیت کا ذکر ہے۔ بالفاظ من بعد وصیۃ۔ پس اس وصیت میں اگر کوئی کجی کرے تو اس کی اصلاح کر لی جائے۔

جنفاً۔ کے معنے غیر متجانف لاثم سے ظاہر ہوتے ہیں یعنی نہ جھکنے والا۔

۱۶ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۷)

یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام۔ روزہ کی فلاسفی یہ ہے کہ انسان کو دو چیزوں کی بہت ضرورت ہے ایک بقاء شخصی کے لئے غذا کی۔ دوم بقاء نوعی کے لئے بیوی کی۔ اب دیکھو انسان گھر میں تنہا بیٹھا ہے پیاس بڑی شدت سے محسوس ہو رہی ہے۔ دودھ موجود ہے برف موجود ہے شربت حاضر ہے۔ کوئی روکنے والا بھی نہیں مگر پھر بھی سچا روزہ دار مطلق ان چیزوں کے کھانے کا ارادہ تک نہیں کرتا اسی طرح بیوی پاس ہے۔ کوئی چیز مانع بھی نہیں۔ مگر پھر بھی وہ اس سے محترز ہے۔ یہ کیوں؟ محض اس لئے کہ روزہ دار ہے اور اس کے مولی کا حکم ہے کہ ان دونو چیزوں سے رکا ہے۔ یہ شانی ہیں یہ سکھاتی ہے کہ باوجود سامانوں کے مہیا ہونے اور ضرورت کے ... ... ہم ان چیزوں سے رکے رہیں جن سے رکے رہنے کی نسبت اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے۔ اسلام میں ہر سال ایک ماہ تو بالالتزام یہ مشق کرائی جاتی ہے اور ایک طرح سے چار ماہ کے لئے یہ مشق ہوتی ہے۔ کیونکہ عادت نبوی تھی۔ کہ ہر دوشنبہ اور جمعہ کو روزہ رکھتے۔ پھر ایام بیض (۱۲ - ۱۳ - ۱۴) میں بھی روزہ رکھتے۔ گویا ہر مہینے میں بالاوسط دس دن اس حساب سے روزہ کیلئے سال کے ۴ ماہ ہوتے ہیں۔ اب خیال کرو۔ کہ جو لوگ چار ماہ یہ مشق کرتے ہیں وہ رشوت کیوں لینے لگے۔ اکل بالباطل کیوں کریں۔ کوئی ضرورت انسان کو ان ضرورتوں سے بڑھ کر پیش نہیں آسکتی جو بقاء شخصی وبقاء نوعی کے لئے ضروری ہیں۔ جب ان ضرورتوں میں باوجود سامانوں کے مہیا ہونے اور کسی روک کے نہ ہونے کے صرف اللہ کی فرمانبرداری کے لئے محترز رہا ہے۔ تو پھر ایک صریح حرام امر کا کیوں مرتکب ہونے لگا۔

وعلی الذین یطیقونہ۔ اور جو صوم کی طاقت رکھتے ہیں یعنے جنہیں روزے رکھنے میسر آجاویں۔

فدیۃ طعام مسکین۔ وہ ایک مسکین کا کھانا بطور صدقہ دیں۔ یہ صدقۃ الفطر کی طرف اشارہ ہے چنانچہ تعامل سے ثابت ہے کہ ہر روزہ دار نماز عید سے پہلے ایک مسکین کا کھانا صدقہ دیتا ہے۔ دوسرا میرا اپنا طرز پسندیدہ جو آثار سلف کے مطابق ہے یہ ہے کہ خود روزہ رکھا اور اپنی روٹی کسی غریب کو کھلا دی۔ اور جو لوگ اس کے یہ معنے کرتے ہیں کہ جو لوگ

طاقت نہیں رکھتے وہ فدیہ دیں۔ یہ بھی ٹھیک ہے نفلی روزوں میں ایسا کریں کہ ہر دوشنبہ و جمعہ و ایام بیض کو روزہ نہیں رکھ سکتے تو اس روز مسکین کو کھانا کھلا دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا کیونکہ آپ تو ماہ صیام میں موسم بہار کی ہوا سے بڑھ کر جود و سخا میں ہوتے تھے۔

فمن تطوع - جو شخص کوئی نیکی خوش دل سے کرے وہ بہت اچھی ہے اور یہ کہ روزہ رکھنا تو بہت ہی مفید ہے اس سے دعا کی قبولیت ہوتی ہے۔ صبر و استقلال اور نواہی سے بچنے کی مشق ہوتی ہے اپنی اصلاح ہوتی ہے۔ یہ بات یاد رہے کہ کمزور لوگوں کے لئے اس قسم کے مجاہدات منع ہیں جن میں روزہ رکھنے ہوں اور وہ اخیر میں خشکی دماغ سے نیم سودائی ہو جاویں اور کسی کام کے نہ رہیں۔

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن - قرآن شریف کا طرز ہے کہ پہلے عام فضائل سکھاتا ہے۔ پھر خاص فضیلت کی بات اسی طرح پہلے عام رذائل سے ہٹاتا ہے پھر ارذل الرذائل شرک سے۔ پہلے عام بات کا حکم ہوتا ہے۔ پھر خاص کا۔ مثلاً پہلے عمرہ وغیرہ کا ذکر ہے پھر حج کا۔ پہلے صدقات کی ترغیب ہے پھر زکوٰۃ کی۔ اسی طرح پہلے یہاں عام طور پر نفلی و فرضی روزوں کا حکم دیا ہے پھر رمضان کے روزوں کا حکم دیتا ہے۔ پہلے شہر رمضان کی فضیلت بیان کی ہے کہ اس میں قرآن شریف نازل ہوا۔ چونکہ قرآن کا اطلاق جزو سورۃ پر بھی ہو سکتا ہے اس لئے اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمام قرآن ماہ رمضان میں نازل ہوا ہے بلکہ صرف ایک سورۃ کا نزول بھی کافی ہے۔ میں نے جو تحقیق کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نبی کریم جن دنوں غار حرا میں عبادت فرمایا کرتے تھے وہ دن رمضان کے تھے اور وہیں پہلی سورۃ کا جزو نازل ہوا اس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اگر رمضان اس لئے فضیلت کا مہینہ ہے کہ اس میں قرآن کا کوئی جزو نازل ہوا تو اس فضیلت میں دوسرے مہینے بھی شامل ہیں اس لئے گو دوسرے معنے بھی بہت سچ ہے کہ وہ رمضان جس کے بارے قرآن شریف نازل ہوا۔ مگر شروع نزول ایک رنگ رکھتا ہے۔

بینٰت - کھلے ہدایت نامے۔

الفرقان - قرآن سے مجھے اس کے یہ معنے معلوم ہوئے کہ فرقان نام ہے اس فتح کا جس کے بعد دشمن کی کمر ٹوٹ جائے اور یہ بدر کا دن تھا۔ غزوہ بدر بھی ماہ رمضان میں ہوا ہے غرض رمضان المبارک کیا بلحاظ فتوحات دنیاوی اور کیا باعتبار ابتداء نزول قرآنی ہمارے کیا قرآنی ہر طرح قابل قدر و حرمت ہے۔

واذا سالک - اگر لوگ یہ سوال کریں کہ روزوں سے کیا فائدہ ہوتا ہے تو ایک تو یہاں لعلکم تتقون اور دوم یہ کہ انسان کو خدا کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں بہت قریب ہو جاتا ہوں اور دعائیں قبول کرتا ہوں۔

اجیب دعوۃ الداع اذا دعان - اس کے یہ معنے نہیں کہ جو مانگو وہی ملے کیونکہ دوسرے مقام پر فرما دیا جو پ ۷ رکوع ۱۰ سورہ انعام کے رکوع ۴ میں ہے۔ بل ایاہ تدعون فیکشف ما تدعون الیہ ان شاء - یعنی اگر چاہے تو اس مصیبت کو ہٹا دیتا ہے یہاں بھی ان کے ساتھ اس طرف اشارہ کر دیا ہے۔

فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی فرمایا ہے یعنے جس قدر تم میرے فرمانبردار ہوتے جاؤ گے ایمان میں ترقی کرتے جاؤ گے۔ اسی قدر میں دعائیں قبول کروں گا۔

الرفث - عورت سے رغبت کرنا جماع کرنا جماع کی باتیں کرنا۔

ھن لباس لکم - عورتوں کو لباس فرمایا ہے ان کے بہت سے حقوق فرمائے ہیں عورتوں کو ساتھ رکھنا چاہیئے۔ یہ فلاسفی میری سمجھ میں نہیں آتی کہ لحاف کشمیر میں ہو اور موسم سرما پنجاب میں بسر کرے۔ جاڑا لگے تو کہدے میرا لحاف کشمیر میں ہے۔

تختانون انفسکم - یہ لوگ ایک غلط رسم میں مبتلا تھے ان میں کوئی سو جاتا تو پھر رات کو نہ کھانا کھاتا نہ بیوی سے جماع کرتا۔ فرمایا اللہ نے تم پر فضل کیا۔ مغرب کے بعد ہو جائے تو اٹھ کر کھانا کھاؤ ایسا کرو کہ

حتیٰ یتبین لکم - ایک شخص نے ایک دفعہ کہا۔ کہ صبح صادق ایک انتظامی بات ہے۔ پانچ منٹ ادھر ہو گئے تو کیا اور اگر ادھر ہو گئے تو کیا۔ اللہ تعالیٰ نے عجیب طور سے اسے اس کا جواب سمجھایا۔ وہ جو لاہا تھا اسے خواب آیا کہ میں تانی پھیلا رہا ہوں۔ مگر ایک طرف سے میخ کے ساتھ باندھنے میں پانچ انگل کا فرق رہ گیا ہے اور وہ چلا رہا ہے یا تو میخ کو ادھر کرو یا رسہ کو لمبا کرو ورنہ میری تانی بگڑتی ہے اور کوئی اسے کہہ رہا ہے کیا ہوا صرف پانچ انگل کا فرق ہے اس پر اس کی جاگ کھلی اور بہت نادم ہوا اور اسے تلک حدود اللہ فلا تقربوھا کے معنے سمجھ میں آئے۔

کذلک یبین اللہ - واقعی یہ طریق تو ام خواص کو سمجھانے کا کب آتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ولا تاکلوا اموالکم بینکم - فرمایا ہے کہ ہم نے یہ سارا علم حصول تقوے کے لئے بیان کیا ہے۔ پس تم مالی معاملات میں وہ راہ اختیار کرو جو خدا کو پسند ہے۔ پھر افسوس آتا ہے اس ملک کے لوگوں پر۔ یوں تو چوہڑوں کی نسبت مشہور ہے کہ ان کا حرام حلال و حرام چلتا ہے مگر میں کہتا ہوں کئی گھر مسلمانوں کے چوہڑوں کے گھر بن رہے ہیں۔ ایک ضرب المثل ہے۔ ضرب المثل کہنا تو نہیں چاہیئے۔ کیونکہ اس کے کہنے والے تو مکار ہوتے ہیں۔ یہ کسی سفیہ کا قول ہے۔ کہ دنیا کھائیے مکر سے اور روٹی کھائیے شکر سے۔ یہ بالکل ایک گندہ قول ہے اور کسی مادہ پرست تاریکی کے فرزند کا ہے۔

تدلوا بھا الی الحکام - رشوت نہ دو اور نہ یونہی مقدمہ بازی میں ناحق خرچ کرو۔

باطل - کہتے ہیں اس کو کہ اجازت شرعیہ کے خلاف کچھ حاصل کیا جائے۔

۱۷ - مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۸)

یسئلونک عن الاھلۃ - یہ سورۃ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی تھی۔ مدینہ طیبہ کا وقت جو رسول اللہ پر گذرا ہے اس کا پتہ چار باتوں سے لگتا ہے۔

مکہ معظمہ میں آپ کو اور آپ کی جماعت کو شدید تکلیفیں دی گئیں یہاں تک کہ جن لوگوں کے جتھے تھے وہ بھی ہار کر افریقہ میں چلے گئے۔ جب جتھے والوں کی یہ حالت تھی تو جن کا جتھا نہیں تھا ان کی حالت خود ظاہر ہے۔ صرف اسی بات کی طرف غور کرے کہ ان کے مشکلات کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے پیارے وطن کو چھوڑ کر افریقہ چلے گئے جو بالکل بیابان و غیر آباد تھا۔ پھر وہاں تک پہونچنا بھی کوئی آسان نہیں تھا۔ نبی کریم ۳ برس آتے وہ تو ایسے تھے۔ کہ بڑی مشکلات کا سامنا تھا۔ کسی سے نکاح نہیں کر سکتے روٹی وغیرہ کسی کے ساتھ نہیں کھا سکتے۔ کوئی ان کو سلام نہیں دیتا تھا۔ غلہ جو باہر سے آتا تھا اسے بنی ہاشم خرید نہیں سکتے تھے۔ پھر تیسری تکلیف یہ تھی۔ کہ جب آپ مدینہ میں چلے گئے۔ تو بدبخت لوگوں نے مدینہ کے ارد گرد شام کی تجارۃ

کا بہانہ بنا کر تمام نواحی مدینہ کی قوموں پر لوٹ مار کیلئے قافلے پر قافلے بھیجنے شروع کئے۔ یہ بڑی بھاری تکلیف کی بات تھی کہ وہاں بھی دشمن موجود تھے۔ بنو قینقاع - قریظہ بنو نضیر - عیسائی - وغیرہا سات قوموں کا جمگھٹا تھا۔ ان سب ضرر دینے والوں کے ظلم و ستم سے بچنے کے لئے جہاد کے سوا کوئی تدبیر نہ تھی۔ چنانچہ یہ سورۃ اول سے آخر تک جہاد کی ترغیب میں نازل ہوئی۔ پہلے رکوع میں اولئک ھم المفلحون فرما کر یہی اشارہ کیا ہے۔ مفلح کہتے ہیں اسے جس کے سر پر فتحمندی کا تاج ہو۔ پھر تیسرے رکوع میں بشر الذین اٰمنوا فرما کر مفتوح ملکوں کا نقشہ دکھایا ہے کہ ان میں نہریں بہتی ہونگی۔ باغ ہوں گے جن کے وارث مومن ہوں گے اور اس کے ساتھ کفار کی نسبت فرمایا ہے کہ وہ نار الحرب میں ہلاک ہوں گے۔ پھر بنی اسرائیل کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کے حکم کے خلاف جہاد میں جانے سے مضائقہ کیا تو اھبطوا مصراً کی ماتحت ذلت و مسکنت میں پھنسے گئے۔ اس میں اشارہ کیا کہ تم یوں نہ کرنا اس کے بعد کئی طور سے ترغیبیں دی ہیں اور بتایا ہے کہ جہاد میں خوف - جوع - مال و جان کا نقصان - سب کچھ ہوگا - لیکن اگر تم استقلال سے کام لوگے - تو پھر تمہارے لئے بشارت ہے۔ ہاجرہ کے واقعہ پر غور کرو کہ اس نے صبر کا کیا اجر پایا۔ پھر قصاص کی ترغیب دی اور یہ بھی بتایا۔ کہ یہ سب کچھ ہیچ ہے جب تک تقویٰ نہ ہو کیونکہ یہی تقویٰ تمام کامیابیوں کی جڑ ہے۔ پھر تقوے کے حصول کے ذریعے بتائے ہیں چنانچہ ان میں سے ایک ذریعہ کا ذکر پچھلے رکوع میں فرمایا کہ روزے رکھو اور مناہی سے بچنے کی مشق کرتے رہو۔ جب ایک مہینہ کی نسبت صحابہ کو یہ علم ہوا کہ اس میں یہ فضیلتیں ہیں۔ تو انہوں نے دوسرے تمام چاندوں کی نسبت بھی سوال پیش کیا۔ یہ شان نزول ہے۔ یسئلونک عن الاھلہ کا تو فرمایا کہ ھی مواقیت للناس والحج۔

ولیس البربان تاتوا البیوت۔ اس سے پہلے ایک دفعہ ولیس البر آیا اس میں بتایا کہ تم مشرق و مغرب کے فارغ ہو جاؤ گے مگر تقوے نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ یہاں یہ بتایا کہ ظاہری رسوم کی پابندی کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ جب تک کہ اس کی روح پر تمہارا عمل نہ ہو ہمارے علاقہ (بھیرہ شاہ پور) میں ایک رسم ہے کہ حرام کا دودھ الگ برتنوں میں رکھتے ہیں اور حلال کا الگ برتنوں میں۔ مٹی کے برتنوں کا تو بڑا اہتمام ہوتا ہے۔ مگر پیٹ میں سب کچھ جمع کر لیتے ہیں۔ اس ظاہرداری پر کیسا افسوس آتا ہے۔ کہ مٹی کے برتن میں تو حلال و حرام کے لئے تفرقہ کریں مگر حقیقی برتن (پیٹ) کے لئے کچھ پروا نہ کریں۔

اسی طرح نمازوں میں صفیں سیدھی کرنے کی تو بہت تاکید ہوتی رہتی ہے مگر جو اس کا اصل مقصد ہے۔ جب وہ نہ ہو تو یہ ایک معمولی رسم رہ جائے گی وہ یہ کہ کوئی بڑا بن کر آگے نہ ہو اور پیچھے نہ ہو اور آپس میں ایک جان ہو کر رہو۔ پس اگر تم ایک نہ ہو جاؤ اور دلوں میں کھوٹ رہے تو پھر ٹخنے کا ٹخنے سے ملانا عبث ہے۔

واْتوا البیوت من ابوابھا۔ ہر ایک چیز کے حصول کے لئے ایک راہ ہوتی ہے پس اسی راہ سے اسے طلب کرو۔ جب انسان اس راہ پر نہ چلے گا تو منزل مقصود کو ہرگز نہ پہونچے گا۔ ان میں ایک رسم یہی تھی۔ کہ گھروں میں واپس آتے تو چھت پھاڑ کر گذرتے۔ اس سے منع فرمایا۔ کہ یہ رسم ہے۔ اس کے اصل کی طرف توجہ کرو۔

واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔ اے انتم تصیرون مفلحون یعنی تم تقوے اختیار کرو۔ شائد کہ وہ مفلح تم ہی ہو جاؤ۔ وہی مفلحون جن کا ذکر رکوع نمبر ۱ میں آیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ تم بھی (اے احمدیو!) اپنے دلوں کو صاف کرو۔ منصوبہ بازیوں میں شریک نہ ہو کسی سے مقابلہ کرو۔ تو نفس کے لئے نہیں بلکہ محض اللہ کے لئے۔ رسول کریمؐ نے فرمایا۔ کہ کوئی شخص اپنی شجاعت کے اظہار کے لئے لڑتا ہے۔ کوئی اپنی قوم کی عزت و جلال کے لئے کوئی کسی خیال سے کوئی کسی خیال سے۔ مگر جو لڑتا ہے کلمۃ اللہ کے اعلاء کے لئے وہی خدا کے نزدیک سچا مجاہد ہے اب بتاتا ہے کہ لڑائی کرو تو کن سے کرو۔

الذین یقاتلونکم۔ جو تم سے لڑائی کرتے ہیں وہ بھی از خود نہیں۔ بلکہ ایک امام کی ماتحت۔ فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ الامام جنۃ یقاتل من وراۂ امام ایک سپر ہے اس کے پیچھے لڑا جاتا ہے۔ ایک سپاہی دوسرے سپاہی کو مارتا ہے۔ مگر اس کا واقف نہیں ہوتا۔ کوئی پوچھے۔ یہ جو اس کے مقابلے کے لئے آگ ہو رہا ہے۔ آخر کوئی وجہ۔ تو اس کا یہی جواب ہوگا کہ وجہ ان کے آفیسر کو معلوم ہے۔ پس سپاہی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے آفیسر کا تابع رہے۔

ولاتعتدوا۔ حد سے نہ بڑھو۔ یہ اس لئے فرمایا کہ سپاہی کو جوش میں حد کی خبر نہیں رہتی اس لئے اس کی ہر ایک حرکت اپنے آفیسر کے ماتحت ہونی چاہئیے۔

واقتلوھم۔ ھم سے کون مراد ہیں وہی جو الذین یقاتلونکم کے مصداق ہیں۔ یعنے جو جنگ کرتے ہیں۔

الفتنۃ اشد من القتل۔ قتل سے ایک نفس کا نقصان ہوتا ہے مگر فتنہ ایسی بلا ہے کہ اس میں قوم کی قوم ہلاک ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ ایک بچہ فتنہ کا ذریعہ بن جاتا ہے اس کی مثال دیا سلائی سی ہے۔ کہ پہلے ایک گرین بھی سلفر اس میں نہیں ہوتا۔ مگر جب اسے گھسا کر کسی لکڑی سے لگاتے ہیں۔ تو پھر بعض اوقات محلوں کے محلے بلکہ شہروں کے شہر جل جاتے ہیں۔ پس تم چھوٹی بات کو چھوٹا نہ سمجھو بلکہ بڑا سمجھو اور فتنوں سے بچتے رہو

۱۸ - مارچ سنہ ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع نمبر ۸)

وقاتلوھم حتےٰ لاتکون فتنۃٌ ویکون الدین للہ

یہ مسئلہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ مذاہب کا ابطال نہیں چاہتا۔ بلکہ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا تو سارے جہان کو ایک مذہب پر قائم کر دیتا۔ ولو شاء لھداکم اجمعین۔ دوسرے مقام پر فرمایا۔ لولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع ومساجد وصلوات یعنے اگر اللہ آدمیوں کی ایک دوسرے سے مدافعت نہ کرتا رہتا تو عیسائیوں کی مسلمانوں کی مجوسیوں کی یہودیوں کی عبادت گاہیں منہدم ہو جاتیں جس سے معلوم ہوا کہ مذاہب کا اختلاف اللہ کے منشاء کی ماتحت ہے۔ اللہ تعالیٰ جو انبیاء کو بھیجتا ہے تو امن قائم کرنے کے لئے۔ یہ منشاء نہیں ہوتا۔ کہ لوگوں کو پکڑ کر مسلمان بنائیں بلکہ وہ لا اکراہ فی الدین کے ماتحت چلتے ہیں کیونکہ انسان اس وقت تک خدا کے نزدیک تو مومن نہیں ہوتا۔ جب تک کہ دل سے ایمان نہ لائے اور پھر ضروری ہے کہ اس کے ایمان کے آثار اس کے ظاہری کاموں میں ہویدا ہوں اور کوئی اس کو روک نہ سکے۔ پس جہاد بھی اس وقت تک جائز ہے کہ مومن کفار کے فتنہ میں نہ رہے اور جو ایمان لا چکے ہیں۔ وہ اپنی عبادات بلا کسی خوف و روک کے ادا کر سکیں وہ نفاق سے کام لینے پر مجبور نہ ہوں۔ بلکہ

یکون الدین للہ ۔ اللہ کے لئے ان کا دین ہو اور کوئی فتنہ نہ رہے۔

فان انتھوا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والفتنۃ اکبر من القتل۔ شرارتیں اور فتنے اللہ کو ناپسند ہیں پس اس وقت تک لڑائی جائز ہے کہ جب تک فتنہ رہے۔ ولا یزالون یقاتلونکم حتی یردوکم عن دینکم ان استطاعوا ۔ یعنے وہ تم سے لڑتے رہیں گے جب تک کہ تمہیں تمہارے دین سے برگشتہ کرلیں۔ پس جب یہ خوف جاتا رہے ۔ اور کفار بالاکراہ کسی مسلمان کو کافر نہ بناسکتے اور فتنہ بازیوں سے ہٹ جائیں تو پھر تمہارے آپس عہد بندی (امن) کو توڑنے کا کوئی موقعہ نہیں مگر ان لوگوں کے لئے جو فتنہ ڈالتے رہے

واتقوا اللہ ۔ یعنے تم ان کی عہد بندی توڑنے کی ان کو سزا دیدو۔ مگر تقوے کو ضرور ملحوظ رکھو۔ یعنے اگر انہوں نے بچوں اور عورتوں کو ذبح کیا یا دکھہ دیا یا کسی عورت سے بدکاری کی ۔ تو تم ان کے ساتھ یہ معاملہ نہ کرو بلکہ اپنے حاکم کی معرفت اور رنگ میں سزا دو۔

وانفقوا فی سبیل اللہ ۔ لڑائی کے وقت مالوں کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی ترغیب دی۔ دیکھو ابوبکرؓ و عمرؓ قوم کے لحاظ سے ابوجہل وغیرہ سے بڑے نہ تھے مگر انہوں نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو وہ بڑے بن گئے۔ میں ہمیشہ اس امر کو ذوق سے دیکھا کرتا ہوں کہ مہاجرین نے خدا کے لئے وطن چھوڑا تو ان کو بدلے میں ملک کی سلطنت ملی۔ انصار نے یہ کام نہ کیا اس لئے ان کو یہ اجر بھی نہ ملا۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنا کبھی ضائع نہیں جاتا۔ ایک صحابی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں سو اونٹ دیا تھا کیا اس کا کچھ ثواب ملیگا ۔ فرمایا اسلمت علی ما اسلفت ۔ اسی کی برکت سے تو تو مسلمان ہوا۔ ایسا ہی ایک اور قصہ ہے۔ کہ کوئی خشک فقوی گرتے ان کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا۔ جو ہر صبح چڑیوں کو چوگا ڈالتا تھا اس فتوے گر نے کہا کہ کیوں ناحق اپنا مال ضائع کرتا ہے تیرے اس جود وسخا کا بوجہ کفر کوئی فائدہ نہیں۔ کچھ مدت ہوئی تو اسے حج کرتے پایا ۔ اس وقت سمجھا کہ یہ اسی خیرات کا اثر تھا۔ ایسا ہی ایک اور بدکار نے ایک پیاسے کتے کو اپنے موزے سے پانی نکال پلایا تو خدا نے اسے نجات کی راہ بتائی۔

بہرحال انفاق فی سبیل بہت سے ثمرات رکھتا ہے اور ہر زمانے میں انفاق کا ایک رنگ ہوتا ہے یہ زمانے فوجی تیاریوں پر خرچ کرنے کا نہیں بلکہ قلمی جہاد کا ہے پس اسی میں مدد کرنا ہر مومن پر فرض ہے اگر تم یہ خرچ نہ کروگے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے تئیں ہلاک کرلوگے۔ کیونکہ جب دشمن کا مقابلہ نہ کیا گیا تو اس کا نتیجہ سوا اپنی بربادی اور گمنامی کے اور کچھ نہیں ۔ اس لئے فرماتا ہے۔

ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ ۔ تم اپنے ہاتھوں سے اپنے تئیں ہلاکت میں نہ ڈالو۔

واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین ۔ احسان کی عادت ڈالو تا تم خدا کے محبوب بن جاؤ۔ روح کے خواص میں سے ایک یہ بات ہے کہ ہر شخص محبوبیت کے مقام کا خواہاں ہے۔ شاعر شعر کہتا ہے۔ لکچرار لکچر تیار کرتا ہے۔ خوبصورت بن ٹھن کے نکلتا ہے۔ دولتمند مال خرچ کرتا ہے اس لئے کہ وہ محبوب بن جائے۔ اس محبوبیت کے مقام کے حصول کا ایک ذریعہ اللہ بتاتا ہے وہ یہ کہ تم محسن بن جاؤ۔ پھر تم محبوب بنوگے۔ اور محبوب بھی کس کے اللہ کے۔ کوئی شخص اپنے محبوب کو ذلیل نہیں کرتا۔ پس وہ جس کا خدا محب ہو وہ کیوں کر ذلیل ہوسکتا ہے۔

واتموا الحج والعمرۃ للہ ۔ مکہ والوں نے۔ مسلمانوں کو حج وعمرہ سے منع کیا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تم حج کروگے یہ کب تک روکتے رہیں گے۔

فان احصرتم ۔ اگر تم روکے گئے (جیسے کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر) تو بھی اندیشہ کی بات نہیں۔ اخیر تمہاری فتح ہے۔

ذلک لمن لم یکن اھلہ حاضری المسجد الحرام ۔ ذلک میں بحث ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ حج وعمرہ کو ملاکر کرنے کی بیرونی لوگوں کو اجازت ہے۔ مکہ والوں کو نہیں بعض کہتے ہیں کہ مکہ والے بھی کرسکتے ہیں۔ مجھے وہ بات پسند ہے کہ یعنی مکہ والے تمتع نہیں کرسکتے۔

۲۰ ۔ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۹)

معلومات ۔ اسلام کے تعارف میں ہر ایک جانتا ہے۔

رفث ۔ جماع کا ذکر کرنا ۔ جماع کے سامان ۔ خود جماع ۔ تینوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے ابن عباس نے پہلے معنوں کو پسند کیا ہے۔

بعض لوگ اثنا عشری کتاب اللہ سے استدلال کرکے کل کا نام حج قرار دیتے ہیں لیکن ائمہ اربعہ میں میں نے دیکھا ہے کہ وہ تمام سال احرام باندھنے کو پسند نہیں کرتے

تزودوا ۔ کھانے پینے سواری کا انتظام ۔ یہ سامان بہت ضروری ہیں ۔ مدینہ کی راہ میں میں نے ایک نوجوان شخص کو دیکھا کہ جب وہ سخت تھک گیا تو ایک شخص کو ٹانگ سے پکڑ کر اونٹ پر سے گرادیا اور خود اوپر چڑھ گیا ۔ اگر اس کے پاس زادراہ ہوتا تو یہ جدال کیوں کرتا۔

فان خیر الزاد التقوی ۔ سامان کا عظیم الشان فائدہ تو یہ ہے ۔ کہ آدمی سوال اور گناہ سے بچ جاتا ہے ۔ جس کے پاس زادراہ نہ ہو وہ چوری وغیرہ کرنے پر مجبور ہوتا ہے اور غالباً اس قسم کی حکائتیں انہی قسم کی کمزوریوں کی وجہ سے بن گئی ہیں ایک نابینا عورت کی کسی نے چادر اتارلی تو وہ کہنے لگی وے بچہ حاجیا میری چادر تو دیتا جا۔

فسوق ۔ جو کچھ ایمان کے خلاف ہے وہ فسق ہوا۔

جدال ۔ بے جا لڑائی کرنا ۔ ایک دو کہانیاں مجھے یاد آگئی ہیں ایک دفعہ راہ میں ایک شخص کی مجھ سے چابی گم ہوگئی وہ مجھے کہے کہ میں بعینہٖ وہی چابی لونگا ۔ میں نے کہا کہ بہت اچھا خداتعالیٰ قادر ہے اصل بات یہ تھی کہ کچھ ڈاکو ہمارے اسباب سامان پر پڑے تھے اس روز وہ چابیاں لے گئے چونکہ میرا صندوق سب سے بھاری تھا اس لئے اس شخص کا مطالبہ تھا کہ تمہاری وجہ سے ہماری چابی گئی ہے وہ مہیا کردو اب ان ڈاکوؤں کی چند سپاہیوں سے مٹ بھیڑ ہوئی اور وہاں وہ چابیاں چھوڑ گئے اور اتفاق سے وہ سپاہی ہمارے قافلہ میں آگئے اور اس طرح وہ چابی ہمیں مل گئی۔

دوسرا قصہ یاد آیا کہ ایک دفعہ دو بھائی حج کرنے چلے میں نے ان سے کہا کہ تم جو خرچ کرتے ہو لکھتے جاؤ۔ بعد میں حساب کرلینا مگر انہوں نے اسے برادرانہ تعلقات کے خلاف سمجھا ۔ لیکن آخر جاکر ان کی لڑائی ہوئی۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)